زکوٰۃ و عُشر آرڈیننس

مجریہ ۱۹۸۰ء

مکمّل ترمیمات کے ساتھ

عِرفان لاء بُک ھاؤس

۴۔ مزنگ روڈ چوک فرید کورٹ ہاؤس

بالمقابل فیملی ہسپتال لاہور ۶ فون، ۷۲۳۷۳۵۰ ۷۳۲۲۵۲۲۶

قیمت ۳۰/ روپے

Scanned with CamScanner

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	سیکشن	
۱	مختصر عنوان۔ حد۔ اطلاق اور ابتداء	۳
۲	اصطلاحات	۴
۳	زکوٰۃ کی تشخیص اور وصولی	۷
۴	معلومات کی رازداری	۸
۵	عُشر کی تشخیص اور وصولی	۸
۶	عشر کی تشخیص اور وصولی کا طریق کار	۹
۷	زکوٰۃ فنڈ کا قیام	۱۰
۸	زکوٰۃ فنڈ کا مصرف	۱۱
۹	زکوٰۃ فنڈ سے ادائیگی	۱۱
۱۰	حسابات	۱۲
۱۱	آڈٹ	۱۲
۱۲	مرکزی زکوٰۃ کونسل	۱۳
۱۳	ایڈمنسٹریٹر جنرل	۱۳
۱۴	صوبائی زکوٰۃ کونسل	۱۴
۱۵	چیف ایڈمنسٹریٹر	۱۴
۱۶	ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی	۱۵
۱۷	تحصیل تعلقہ یا سب ڈویژنل زکوٰۃ و عشر کمیٹی	۱۶
۱۸	مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی	۱۷

Scanned with CamScanner

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
	خالی آسامی کسی فعل یا کارروائی کو غیر موثر نہیں کریگی۔	۱۹
	چیئرمین کی عدم موجودگی میں اجلاس کی صدارت	۲۰
	اختیارات بابت منسوخی و معزولی	۲۱
۱۲	افسران ماتحت دفتری عملہ	۲۲
۱۲	وہ اشخاص جو سرکاری ملازمین کہلائیں گے	۲۳
۱۳	استثناء	۲۴
۱۳	ٹیکس میں رعائتیں	۲۵
۱۳	رول مرتب کرنے کا اختیار	۲۶
۱۳	معلومات کی طلبی اور ہدایات کا اجراء	۲۷
۱۴	قانونی استحقاق اور امتناع اختیار	۲۸
۱۴	قانونی پیچیدگیاں	۲۹
۱۵	تنسیخ	۳۰
۱۵	جدول اول	
۳۰	جدول دوئم	

زکوٰۃ وعُشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء

آرڈیننس برائے اہتمام بمتعلق تشخیص وصُولی وتقسیم زکوٰۃ وعُشر

ہرگاہ کہ یہ لازم ہے کہ زکوٰۃ وعشر کی تشخیص، وصولی اور تقسیم اور اس کے متعلقہ یا اتفاقی امور کی بابت اہتمام کیا جائے ۔

اور ہرگاہ کہ پاکستان بحیثیت ایک اسلامی ریاست ہونے کے لازم ہے کہ اسلامی اقدار کا نفوذ عمل میں لائے ۔

اور ہرگاہ کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا آئین اس امر کی تلقین کرتا ہے کہ مسلمانان پاکستان کو اپنی انفرادی اور مجموعی دائرہ ہائے زندگی اسلامی احکام کے مطابق گزارنے کے قابل کیا جائے ۔

اور ہرگاہ کہ زکوٰۃ بشمول عشر اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ہے ۔

اور ہرگاہ کہ زکوٰۃ وعشر کی وصولی اور اس کے صرف کا بنیادی مقصد محتاجوں، ناداروں اور غرباء کی حاجت روائی ہے ۔

اور ہرگاہ کہ زکوٰۃ وعشر کی شرح اور وہ مقاصد جن کے لیے زکوٰۃ وعشر خرچ کی جا سکتی ہے شریعت میں متعین ہیں ۔

اور ہرگاہ کہ شریعت تمام صاحب نصاب مسلمانوں کو زکوٰۃ وعشر کی ادائیگی اور حکومت کو اس کی باقاعدہ وصولی، تقسیم اور خرچ کا اہتمام کرنے کی تلقین کرتی ہے اور ایسے مسلم افراد کو اجازت دیتی ہے کہ زکوٰۃ کا وہ حصہ جو حکومت اکٹھا نہ کر سکے۔ شریعت کے متعین کردہ مقاصد کے لیے اپنے طور پر خرچ کریں ۔

اور ہرگاہ کہ آئین کی آرٹیکل ۳۱ یہ بھی قرار دیتی ہے کہ حکومت اس امر کی سعی کرے کہ مسلمانانِ پاکستان دیگر امور کے علاوہ۔ زکوٰۃ کی باقاعدہ تنظیم کو مضبوط بنائیں ۔

اور ہرگاہ کہ صدر پاکستان مطمئن ہیں کہ ایسے حالات موجود ہیں۔ جو فوری اقدام کے متقاضی ہیں ۔

لہٰذا بانتباع اعلان مجریہ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء بمع قوانین (تسلسل نفاذ) آرڈر (چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کا آرڈر نمبر ۱ مجریہ ۱۹۷۷) اور ان تمام اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے۔ جو انہیں اس بارے میں حاصل ہیں۔ صدر پاکستان مندرجہ ذیل آرڈیننس بخوشی جاری کر کے نافذ کرتے ہیں۔

باب اول - ابتدائیہ

۱۔ مختصر عنوان - حد - اطلاق اور ابتداء - (۱) یہ آرڈیننس زکوٰۃ وعُشر آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۰ء کہلائے گا۔

(۲) اس کا اطلاق پورے پاکستان میں صرف ان مسلمان پاکستانی شہریوں اور ایسی کمپنی یا انجمن افراد یا اشتراک

افراد پر ہوگا۔ خواہ وہ سند یافتہ ہوں یا نہ جنکے اثاثوں کے اکثریتی حصے مسلمان شہریوں کی ملکیت ہوں یا وہ ان سے استفادہ کرتے ہوں۔

(۳) کسی ایسے فرد کے بارہ میں جو یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ اس آرڈیننس میں مذکور طریقے کے تحت اس سے وصول کردہ کٹوتی کلی یا جزوی طور پر اس کے اعتقاد کے مطابق نہیں تو ایسی وصولی باوجود اس کے اعتراض کے کرلی جائے گی۔ لیکن وہ رقم اس فرد کی جانب سے زکوٰۃ فنڈ میں بطور چندہ تصور کی جائے گی۔

وضاحت:۔ اس آرڈیننس میں زکوٰۃ کی منبع پر کٹوتی یا لازمی طور پر عشر کی وصولی کی طرف حوالہ کا مطلب زکوٰۃ فنڈ میں چندہ کی طرف بھی حوالہ کا مطلب سمجھا جائے گا۔

(۴) یہ اس تاریخ سے نافذ العمل ہوگا جو کہ وفاقی حکومت بذریعہ اعلان سرکاری گزٹ مقرر کرے اور اس آرڈیننس کے مختلف احکام کا نفاذ مختلف تاریخوں سے بھی کیا جا سکتا ہے۔

(۲) اصطلاحات:۔ اس آرڈیننس میں بجز اس کے کہ مضمون یا متن کسی دیگر معنی کا متقاضی ہو۔

(۱) "ایڈمنسٹریٹر جنرل" سے مراد ایسا شخص ہے جس کا تقرر دفعہ ۱۴ کے تحت کیا گیا ہو اور اس کا اطلاق اس افسر پر بھی ہوگا۔ جسے اس کی جانب سے اس آرڈیننس کے تحت ایڈمنسٹریٹر جنرل کے کسی اقتدار یا فرض منصبی کی ادائیگی کے لیے اختیار دیا گیا یا سونپا گیا ہو۔

(۲) "اینویٹی" سے مراد۔ اینویٹی پالیسی کی شرائط کے مطابق ایسی رقم ہے جو کسی فرد کو زندگی بھر یا مقررہ سالوں کے دوران۔ جیسا کہ صورت حال ہو۔ وقتاً واجب الادا ہو اور اس میں حکومت کی اعلان کردہ پوسٹل اینویٹی سکیم بھی شامل ہے۔

(۳) "اثاثوں" سے مراد ایسے اثاثے ہیں جن پر اس آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ واجب الادا ہے۔

(۴) "عطیات" سے مراد زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ دیگر ایسے چندہ جات ہیں جو زکوٰۃ فنڈ میں رضاکارانہ طور پر دیئے گئے ہوں اور ان میں صدقات نافلہ شامل ہیں۔

(۵) "مرکزی کونسل" سے مراد دفعہ ۱۲ کے تحت قائم کردہ کونسل ہے۔

(۶) "چیف ایڈمنسٹریٹر" سے مراد ایسا شخص ہے جس کا تقرر دفعہ ۱۵ کے تحت کیا گیا ہو۔ اور اس کا اطلاق اس افسر پر بھی ہوگا۔ جسے اس کی جانب سے اس آرڈیننس کے تحت چیف ایڈمنسٹریٹر کے کسی اقتدار یا فرض منصبی کی ادائیگی کا اختیار دیا گیا یا سونپا گیا ہو۔

(۷) "کمپنی" سے مراد ایسی کمپنی ہے جس کی اصطلاح کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء (۷ مجریہ ۱۹۱۳ء) میں دی گئی ہے۔

(۸) "وضع کرنے والی ایجنسی" سے مراد بنک۔ ڈاکخانہ یا دیگر ادارہ ہے جس کا جدول اول کے چھٹے کالم میں حوالہ دیا گیا ہے۔

(۹) "تاریخ وضع"۔ ان اثاثوں کی بابت جن کا ذکر جدول اول میں کیا گیا ہے۔ سے مراد ایسی تاریخ یا تاریخ

ہیں۔ جن پر منبع سے زکوٰۃ وضع کی جائے گی اور جن کا تعین اس جدول کے پانچویں کالم میں کیا گیا ہے۔

(۱۰) "ضلع کمیٹی" سے مراد وہ کمیٹی ہے جو دفعہ ۱۶ کے تحت تشکیل کی گئی ہو۔

(۱۱) "گورنمنٹ سیکورٹی" سے وہی معنی مراد ہیں جو کہ سیکورٹیز ایکٹ ۱۹۲۰ء (۱۰ مجریہ ۱۹۲۰) میں دیئے گئے ہیں۔

(۱۲) "بیمہ کرنے والے" سے مراد پاکستان سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن یا پوسٹل لائف انشورنس ہے۔

(۱۳) "مقامی کمیٹی" سے مراد وہ کمیٹی ہے جو دفعہ ۱۸ کے تحت تشکیل کی گئی ہو۔

(۱۴) "علاقہ" سے مراد کسی مقامی کمیٹی کے زیر اختیار علاقہ ہے۔

(۱۵) "پختہ مالیت" سے مراد مقررہ شرائط کے تحت وہ رقم ہے جو زندگی کے بیمہ کی متعینہ عمر تک پہنچنے پر یا پالیسی کی میعاد کے اختتام پر واجب الادا ہو۔

(۱۶) "مقرر کردہ" سے مراد رولز کے تحت مقرر کردہ ہے۔

(۱۷) "پیداوار" سے مراد مجموعی زرعی۔ باغاتی یا جنگل کی پیداوار ہے۔

(۱۸) "پراویڈنٹ فنڈ" سے وہی معنی مراد ہیں جو پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ ۱۹۲۵ء (۱۹ مجریہ ۱۹۲۵ء) میں دیئے گئے ہیں۔

(۱۹) "صوبائی کونسل" سے مراد وہ کونسل ہے جو دفعہ ۱۴ کے تحت تشکیل کی گئی ہو۔

(۲۰) "مصدقہ پراویڈنٹ فنڈ" سے مراد وہ پراویڈنٹ فنڈ ہے جو کہ صاحب اختیار حاکم کی جانب سے انکم ٹیکس آرڈیننس ۱۹۷۹ء (۳۱ مجریہ ۱۹۷۹ء) کے تحت منظور شدہ ہو۔

(۲۱) "منافع" سے مراد ایسی آمدنی ہے۔ خواہ کسی نام سے موسوم ہو جو کسی سرمایہ پر حاصل کی گئی ہو۔

(۲۲) "رولز" سے مراد وہ رولز ہیں جو اس آرڈیننس کے تحت تشکیل دیئے گئے ہوں۔

(۲۳) "صاحب نصاب" سے مراد وہ شخص ہے۔ جس کے ذمے اس آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ یا عشر کی ادائیگی لازم ہو لیکن اس میں یہ شامل نہیں۔

(الف) وفاقی حکومت، صوبائی حکومت یا مقامی ادارہ۔

(ب) قانون کے تحت قائم کردہ کارپوریشن۔ کمپنی یا دیگر ادارہ جو براہ راست یا کسی ذریعہ کی معرفت کی طور پر وفاقی حکومت۔ کسی صوبائی حکومت۔ مقامی ادارے یا کارپوریشن کی ملکیت ہو خواہ اکیلے یا کسی ایک یا ایک سے زائد کے اشتراک سے۔

(ج) قانون کے تحت قائم کردہ کسی کارپوریشن یا دیگر کاروباری ادارے جو ذیلی شق (ب) میں مذکور ہیں کا ذیلی ادارہ۔

(د) نیشنل انوسٹمنٹ (یونٹ) ٹرسٹ۔

انوسٹمنٹ کارپوریشن آف پاکستان

(ھ) آئی۔ سی۔ پی میوچل فنڈ ( ) منظور شدہ پراویڈنٹ فنڈ

ز۔ کوئی یونٹ فنڈ جو دفاعی سروسز بشمول سول آرمڈ فورسز کا قائم کردہ ہو۔

Scanned with CamScanner

(ح)۔ زکوٰۃ فنڈ۔

(ط) کوئی ادارہ۔ فنڈ۔ ٹرسٹ۔ اینڈومنٹ یا سوسائٹی جو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ ۱۸۶۰ء (۲۱ مجریہ ۱۸۶۰ء) کے تحت یا کمپنی جو کمپنیز ایکٹ ۱۹۱۳ء (۷ مجریہ ۱۹۱۳ء) کی دفعہ ۲۶ کے تحت بطور فلاحی ادارہ رجسٹرڈ ہو چکی ہو اور جسے مرکزی بورڈ آف ریونیو نے انکم ٹیکس آرڈیننس ۱۹۷۹ء (۳۱ مجریہ ۱۹۷۹ء) کی دفعہ ۴۷ کے اغراض و مقاصد کے لیے تسلیم کر لیا ہو۔

(۲۴) "سیکورٹی" سے مراد کوئی سرمایہ۔ حصص۔ تمسک۔ بانڈ تنظیمی سرٹیفکیٹ یا دستاویزات ہیں جو عموماً سیکورٹیز کہلاتے ہیں۔

(۲۵) "حصص" سے مراد کسی ایسی کمپنی یا اشتراکی ادارہ کے سرمایہ کے حصص ہیں۔ جو کسی وفاقی یا صوبائی قانون سے یا اس کے تحت قائم کیا گیا ہو اور اس میں اثاثے بھی شامل ہوں۔

(۲۶) "سب ڈویژن" سے مراد ضلع لاہور کی سب ڈویژن یا کراچی ڈویژن کے اضلاع ہیں۔

(۲۷) "مالیت واپسی" سے مراد مقررہ شرائط کے تحت وہ رقم ہے جو زندگی کے بیمہ کے پختہ ہونے سے قبل بیمہ کی پالیسی کے منسوخ کیے جانے کی صورت میں واجب الادا ہو۔

(۲۸) "سروائیول بینیفٹ" سے مراد وہ رقم ہے جو بیمہ زندگی کی پالیسی کی شرائط کے مطابق پالیسی کے دوران پالیسی میں مذکور معینہ مدت پر زندہ رہنے کی صورت میں واجب الادا ہو۔

(۲۹) "تحصیل کمیٹی" یا "تعلقہ کمیٹی" یا "سب ڈویژنل کمیٹی" سے مراد وہ کمیٹی ہے جو دفعہ ۱۷ کے تحت تشکیل کی گئی ہو۔

(۳۰) "تاریخ تشخیص" سے مراد ــــ

(الف)۔ جدول اول میں مذکورہ اثاثوں کی صورت میں وہ تاریخ یا تاریخیں ہیں جن کا تعین جدول کے تیسرے کالم میں کیا گیا ہے۔

(ب)۔ اس آرڈیننس کے تحت لازمی واجب الوصول عشر کی صورت میں وہ تاریخ یا تاریخیں ہیں جو مقرر کی جائیں یا جیسا کہ ایڈمنسٹریٹر جنرل یا چیف ایڈمنسٹریٹر اپنے حلقہ اختیار میں اعلان کرے اور

(ج) جدول دوم میں مندرج مدوں کی صورت میں وہ تاریخ یا تاریخیں ہیں جن کا تعین جدول کے چوتھے کالم میں کیا گیا ہے۔ زکوٰۃ یا عشر کی رقم کی ادائیگی کا تعین کرنے کے لیے اثاثوں یا پیداوار کی تشخیص کی خاطر کوئی مقرر یا متعین کردہ تاریخ وہ تاریخ بھی ہو سکتی ہے جو رولز کی تشکیل سے یا اعلان کی اشاعت سے۔ جیسا کہ صورت ہو ماقبل ہو۔

(۳۱) "زکوٰۃ فنڈ" سے مراد وہ فنڈ ہے جو دفعہ ۷ کے تحت قائم کیا گیا ہو۔

(۳۲) "سال زکوٰۃ" سے مراد سنہ ہجری کے مطابق وہ سال ہے۔ جس کے لیے زکوٰۃ واجب الادا ہو اور جو

یکم رمضان المبارک سے شروع ہو کر شعبان المعظم کے آخری یوم پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

بشرطیکہ اولین سال زکوٰۃ اس آرڈیننس کے نفاذ سے شروع ہو کر آخری یوم شعبان المعظم سنہ ۱۴۰۰ھ کو اختتام پذیر ہوگا۔

باب دوم — زکوٰۃ

۳۔ زکوٰۃ کی تشخیص اور وصولی۔ (۱) بشرط دیگر احکام جو اس آرڈیننس میں موجود ہیں۔ جدول اول میں مذکور اثاثوں کی بابت ہر سال زکوٰۃ میں مذکورہ مقررہ شرح اور طریقہ سے یا جیسا کہ مقرر کیا جائے۔ ہر اس شخص سے ماسوا اس شخص کے جو صاحب نصاب کی اصطلاح سے خارج کر دیا گیا ہو) جو تاریخ تشخیص پر ایسے اثاثوں کا مالک ہو۔ زکوٰۃ کی تشخیص اور وصولی لازمی طور پر کی جائے گی۔

بشرطیکہ جدول اول میں مذکورہ اثاثے اگر ان کے مالک نے کسی دیگر فرد کے نام منتقل کر دیے ہوں تو ان اثاثوں کی بابت زکوٰۃ لازمی طور پر تشخیص کر کے وصول کر لی جائے گی گویا کہ وہ اثاثے منتقل نہ کیے گئے ہوں۔

(۲) لازمی وصولی کے لیے زکوٰۃ کی رقم کا تعین کسی ایسے اثاثے کی مالیت میں سے جس پر زکوٰۃ منبع پر واجب الوضع ہے۔ اس حد تک مقررہ طریقہ سے ایسے قرضوں کی بابت کمی کر دی جائے گی جو کہ:

(الف) ان اثاثوں کی ضمانت پر حاصل کیے گئے ہوں۔

(ب) ایسے اثاثے مزید پیداوار حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے گئے ہوں جن پر زکوٰۃ منبع پر واجب الوضع ہے اور

(ج) ایسی منہا کرنے والی ایجنسی سے حاصل کیے گئے ہوں۔ جس کی تحویل میں وہ اثاثے ہوں۔ جن پر شق (الف) میں مذکورہ قرضے حاصل کیے گئے ہوں۔ یا شق (ب) کے تحت مزید اثاثے پیدا کیے گئے ہوں۔

(۳) اگر کوئی شخص جس سے منبع پر زکوٰۃ وضع کی گئی ہو۔ اس بات کا ثبوت فراہم کر سکے کہ:

(الف) وہ مسلمان نہیں ہے۔ یا

(ب) وہ پاکستانی شہری نہیں ہے۔ یا

(ج) اس سے وضع شدہ رقم اس رقم سے زائد ہے جو اس آرڈیننس کے تحت اس کے ذمہ واجب الادا تھی بوجوہ۔

(i) ریکارڈ میں ظاہراً غلطی کی بنا پر۔ یا

(ii) ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق منہائی نہ کرنے کی بنا پر

تو ایسی وضع شدہ رقم یا جیسا کہ صورت حال ہو زائد وضع شدہ رقم مقررہ طریقے کے مطابق اس کو واپس کر دی جائے گی۔

Scanned with CamScanner

(۴) جدول اول میں مذکور اثاثوں کی بابت منبع پر واجب الوضع زکوٰۃ کی وصولی اگر بقایاجات میں ہو تو ایڈمنسٹریٹر جنرل متعلقہ ضلع کے کلکٹر کو اس امر کی بابت اپنے دستخطوں سے ایک سرٹیفکیٹ ارسال کرے گا جس میں واجب الوصول بقایاجات کی رقم کی تفصیل اور اس شخص کے کوائف جس سے یہ رقم واجب الوصول ہے۔ مندرج ہوں گے اور ایسے سرٹیفکیٹ کی وصولی پر کلکٹر تصریح شدہ رقم کی وصولی کے لیے ایسے اقدام کرے گا۔ گویا کہ وہ مالیہ کے بقایاجات ہوں۔

(۵) ایسے اثاثوں کی بابت جن پر اس آرڈیننس کے تحت واجب الوصول شرعی زکوٰۃ منبع پر وصول نہیں کی جا سکتی۔ مثلاً ان اثاثوں کی بابت جو جدول دوم میں مندرج ہیں۔ تو صاحب نصاب کو اختیار ہو گا کہ وہ اپنی صوابدید پر یہ رقم زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرا دے یا شریعت کے بموجب زکوٰۃ کے مستحقین میں تقسیم کر دے۔

(۶) کوئی رقم جو وضع کرنے والی ایجنسی نے منبع پر بطور زکوٰۃ کسی شخص سے وضع کر لی ہو تو ایسی رقم اس شخص کی جانب سے زکوٰۃ کی ادائیگی تصور کی جائے گی۔

۴۔ معلومات کی رازداری تمام معلومات جو اس آرڈیننس کے تحت زکوٰۃ کی کٹوتی کے بارہ میں مہیا کردہ یا حاصل کردہ ہوں صیغہ راز میں رکھی جائیں گی اور کسی دیگر مقصد بشمول تشخیص وصولی ٹیکس کے لیے استعمال نہیں کی جائیں گی۔

باب سوم — عشر

۵۔ عشر کی تشخیص اور وصولی (۱) بشرط دیگر احکام جو اس آرڈیننس میں موجود ہیں۔ ہر مالک اراضی۔ انعام دار الاٹی مستاجر۔ پٹہ دار یا قابض اراضی سے (ماسوائے اس شخص کے جو صاحب نصاب کی اصطلاح سے خارج کر دیا گیا ہو) ۔ دفعہ ۶ میں مذکور طریقے سے یا جیسا کہ مقرر کیا جائے۔ تاریخ تشخیص پر عشر کی وصولی بشرح پانچ فیصد اس کے حصہ پیداوار سے لازمی طور پر کی جائے گی۔

بشرطیکہ کوئی قطعہ اراضی جو صرف ایک فصل بونے کے کام آتا ہو اور اگر اس کا کوئی حقیر حصہ جو رقبہ میں ۱/۴ ایکڑ سے زائد نہ ہو کسی دیگر فصل بونے کے کام میں آتا ہو تو ایسے چھوٹے قطعہ کی پیداوار پر عشر وصول نہیں کیا جائے گا۔

وضاحت: اس دفعہ اور دفعہ ۶ میں "مالک اراضی"، "انعام دار"، "الاٹی"، "مستاجر"، "پٹہ دار" یا "قابض زمین" سے وہی معنی مراد ہوں گے جو کہ قوانین بابت نظم و نسق زمین میں مستعمل ہیں اور "قابض اراضی" میں وہ شخص بھی شامل ہے جو کسی ایسے زمین کے قطعے پر قابض ہے جس پر کوئی فصل بوئی گئی ہو۔

(۲) کوئی منفرد۔ مالک زمین۔ انعام دار، الاٹی۔ مستاجر۔ پٹہ دار یا قابض زمین عشر کی لازمی ادائیگی سے مستثنیٰ ہو گا

(الف) شریعت کے احکام کے مطابق وہ زکوٰۃ وصول کرنے کا مستحق ہے۔ یا

(ب) اس کی زمین کی پیداوار پانچ وسق (۹۴۸ کلوگرام) گندم سے یا اس کے برابر مالیت کی کسی دیگر فصل سے کم

Scanned with CamScanner

(۳) پانچ وسق گندم کے برابر کرنسی کی مالیت وہ ہو گی جس کا ہر سال زکوٰۃ میں ایڈمنسٹریٹر... کی جانب سے اعلان کیا جائے۔

(۴) پیداوار پر عشر کا مطالبہ اولین ہو گا۔

(۵) عشر نقد رقم کی صورت میں وصول کیا جائے گا بشرطیکہ گندم یا دھان کی پیداوار کی صورت میں صوبائی کونسل کی صوابدید پر جنس کی صورت میں بھی وصول کیا جا سکتا ہے۔

(۶) اس آرڈیننس کے تحت شریعت کے مطابق عشر کی وہ رقم جو لازماً واجب الوصول نہیں۔ مثلاً جدول دوم میں مذکور مد ۹ کی بابت۔ کوئی صاحب نصاب اپنی صوابدید پر اگر چاہے تو مقامی زکوٰۃ فنڈ میں جمع کرا دے یا شریعت کے مطابق مستحقین میں تقسیم کر دے۔

۶۔ **عشر کی تشخیص اور وصولی کا طریقہ کار**۔ (۱) اس آرڈیننس کے مقاصد کے لئے کسی فصل کے متعلق ریکارڈ پر مشتمل مطلوبہ معلومات اس علاقہ کے مالک اراضی۔ انعام دار الاٹی۔ مستاجر۔ پٹہ دار یا قابض اراضی کی بابت مقررہ فارم اور طریقے پر محکمہ مالیات یا دیگر ایسا محکمہ۔ یا سرکاری ادارہ یا دیگر شخص جس کا تعین چیف ایڈمنسٹریٹر کرے گا کی جانب سے مقامی کمیٹی کو مہیا کیا جائے گا۔

(۲) کوئی عشر دہندہ خود تشخیص کی بنیاد پر عشر کا حساب کر کے مقررہ فارم اور طریقہ سے مقامی کمیٹی کو مطلع کر سکے گا اور عشر کا تعین کرتے وقت پیداوار کی مجموعی آمدنی کا ایک چوتھائی حصہ بطور اخراجات بابت پیداوار منہا کر سکے گا۔

(۳) اگر مقامی کمیٹی اس نتیجہ پر پہنچے کہ عشر دہندہ کی واجب الادا عشر کی تشخیص قابل قبول ہے تو وہ عشر دہندہ کو اس کے مطابق عشر کے مطالبہ سے مطلع کرے گا۔

(۴) اگر عشر دہندہ ذیلی دفعہ (۲) کے مطابق مقامی کمیٹی کو اپنی خود تشخیص کی بابت مطلع کرنے سے قاصر رہے یا مقامی کمیٹی کے نزدیک عشر دہندہ کی خود تشخیص ذیلی دفعہ (۳) کے تحت قابل قبول نہ ہو تو مقامی کمیٹی ان معلومات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اسے ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مہیا کی گئی ہوں یا کوئی دیگر معلومات جو وہ موزوں سمجھے اور ایسا طریقہ کار اختیار کرتے ہوئے جو وہ مناسب خیال کرے اور ذیلی دفعہ (۲) کے تحت منہائی کر کے اپنے طور پر اس آرڈیننس کے تحت عشر دہندہ کی لازمی واجب الوصول عشر کی تشخیص کر کے مقررہ فارم اور طریقے سے عشر دہندہ سے ادائیگی کا مطالبہ کرے گی۔

(۵) ایسے پٹہ داری کی صورت میں جو اس آرڈیننس کے نفاذ سے فوری قبل نافذ العمل تھی مقامی کمیٹی مالک اور پٹہ دار کو مساویانہ طور پر (مبنی بر انصاف) عشر کی ادائیگی کا ذمہ دار ٹھہرائے گی۔

(۶) کوئی عشر دہندہ ذیلی دفعہ (۴) کے تحت تشخیص سے ناراضگی کی صورت میں یا جیسا کہ صورت حال ہو۔ پٹہ دار یا مالک ذیلی دفعہ (۵) کے تحت عشر کی ادائیگی کی تقسیم سے ناراضگی کی صورت میں مقررہ میعاد کے اندر اندر مقررہ فارم اور طریقہ سے مقامی کمیٹی کو تشخیص یا جیسا کہ صورت ہو ادائیگی کی تقسیم پر نظر ثانی کرنے کی درخواست دائر کر

Scanned with CamScanner

سکے گا۔

(۷) مقامی کمیٹی مقررہ میعاد کے اندر اندر نظر ثانی کی درخواست پر اپنا فیصلہ صادر کرے گی اور یہ فیصلہ حتمی ہوگا اور کسی عدالت یا دیگر حاکم کے روبرو اسے زیر موضوع نہیں لایا جا سکے گا۔

(۸) ذیلی دفعہ (۳) کے تحت یا جیسا کہ صورت حال ہو ذیلی دفعہ (۴) یا ذیلی دفعہ (۷) کے تحت متعین کردہ مطالبہ کی ادائیگی عشر دہندہ کرے گا اور مقامی کمیٹی مقررہ طریقہ کے مطابق اس کی وصولی کرے گی۔

(۹) اس آرڈیننس کے تحت لازماً واجب الوصول عشر کی وصولی اگر بقایاجات میں ہو تو مقامی کمیٹی کا چیرمین متعلقہ ضلع کے کلکٹر کو اس امر کی بابت اپنے دستخطوں سے ایک سرٹیفکیٹ ارسال کرے گا جس میں واجب الوصول بقایاجات کی رقم کی تفصیل اور اس شخص کے کوائف جس سے یہ رقم واجب الوصول ہے۔ مندرج ہوں گے اور ایسا سرٹیفکیٹ وصول ہونے پر کلکٹر تصریح شدہ رقم کی وصولی کے لیے ایسے اقدام کرے گا گویا کہ وہ مالیہ کے بقایاجات ہوں۔

باب چہارم ــ زکوٰۃ فنڈ

۷۔ زکوٰۃ فنڈ کا قیام مندرجہ ذیل زکوٰۃ فنڈ قائم کیے جائیں گے۔

(الف) ایک مرکزی زکوٰۃ فنڈ جس میں جمع کیے جائیں گے۔

(i) وہ زکوٰۃ جو منبع پر وضع کی گئی ہو۔

(ii) رضاکارانہ طور پر ادا کی گئی زکوٰۃ۔

(iii) صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے منتقل شدہ کوئی رقم۔

(iv) گرانٹ۔ عطیات و دیگر کوئی وصولی۔

(ب) ہر صوبہ میں صوبائی زکوٰۃ فنڈ جس میں جمع کیے جائیں گے۔

(i) مرکزی زکوٰۃ فنڈ سے منتقل شدہ رقومات۔

(ii) رضاکارانہ طور پر ادا کی گئی زکوٰۃ۔

(iii) مقامی زکوٰۃ فنڈ سے منتقل شدہ کوئی رقم۔

(iv) گرانٹ۔ عطیات و دیگر کوئی وصولی۔ اور

(v) ہر مقامی کمیٹی کے لیے ایک مقامی زکوٰۃ فنڈ جس میں جمع کیے جائیں گے۔

(vi) عشر سے حاصل کردہ آمدنی۔

(vii) جو رضاکارانہ طور پر ادا کی گئی زکوٰۃ۔

(viii) صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے منتقل شدہ رقومات۔

(ix) گرانٹ۔ عطیات و دیگر کوئی وصولی۔

Scanned with CamScanner

۸۔ زکوٰۃ فنڈ کا مصرف ؛ زکوٰۃ فنڈ کی رقومات مندرجہ ذیل مقاصد کے لیے استعمال کی جائیں گی یعنی کہ۔

(الف) محتاجوں، ناداروں اور غرباء کی حاجت روائی بخصوصاً یتامیٰ، بیواؤں، معذوروں یا اپاہجوں کو جو شریعت کی رو سے زکوٰۃ وصول کرنے کے مستحق ہیں۔ ان کی امداد اور بحالی خواہ براہ راست یا دینی مدارس یا فنی تعلیم کے اداروں یا عوامی ہسپتالوں، مطب، ڈسپنسریوں یا صحت کی تجربہ گاہوں کی معرفت امداد دے کر۔ بشرطیکہ ایسے افراد اور اداروں کی فہرستیں جن کی مقامی زکوٰۃ فنڈ سے امداد براہ راست یا دیگر ذریعہ کی معرفت دی جاتی ہے تیار کی جائیں گی۔ اور ان مقامی کمیٹیوں کی جانب سے مقررہ بنیادوں اور طریقوں سے باقاعدہ طور پر رکھی جائیں گی۔ جن کے دائرہ اختیار میں وہ افراد عموماً رہائش پذیر ہوں یا وہ ادارے جن کی معرفت ان کو امداد دی جاتی ہے واقع ہوں۔ جیسا کہ صورت حال ہو۔

مزید بشرطیکہ اداروں کی فہرست جن کی معرفت کسی صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے امداد دی جاتی ہے۔ تیار کر کے اس صوبائی کونسل کی جانب سے مقررہ بنیادوں پر اور طریقوں سے باقاعدہ طور پر رکھی جائے گی۔ جس کے دائرہ اختیار میں وہ واقع ہوں۔

(ب) زکوٰۃ و عشر کی فراہمی، تقسیم و تنظیم کے اخراجات :

بشرطیکہ مرکزی زکوٰۃ کونسل اور ایڈمنسٹریٹر جنرل کے تنظیمی ڈھانچے کے اخراجات وفاقی حکومت برداشت کرے گی اور صوبائی زکوٰۃ کونسل اور چیف ایڈمنسٹریٹر کے تنظیمی ڈھانچہ کے اخراجات متعلقہ صوبائی حکومت برداشت کرے گی اور مقامی کمیٹی کے اخراجات مقامی زکوٰۃ فنڈ سے جو اس کی سالانہ آمدنی کے دس فیصد سے تجاوز نہ کرے۔

مزید بشرطیکہ سرکاری خدمات اور دیگر خدمات بابت زکوٰۃ و عشر کی تشخیص یا اکٹھا کرنے کے جو اس آرڈیننس کے تحت لازمی بنیاد پر واجب الادا ہوں۔ مفت بجا لائی جائیں گی ماسوا اس کے کہ ایڈمنسٹریٹر جنرل یا کوئی چیف ایڈمنسٹریٹر عشر کی بابت کسی معینہ خدمت کے عوضانہ کی اجازت دے دیں اور۔

(ج) کسی دیگر مقصد کے لیے جس کی شریعت اجازت دیتی ہو۔

۹۔ زکوٰۃ فنڈ سے ادائیگی۔ (۱) مرکزی کونسل زکوٰۃ فنڈ سے ادائیگی کر سکتی ہے اور کسی صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں ایسے طریقہ سے رقم منتقل کر سکتی ہے جیسا کہ مقرر کیا گیا ہو اور جس سے ملک بھر میں جہاں تک ممکن ہو مساویانہ بنا پر حاجت مندوں اور غرباء کی ضروریات کی تسلی بخش حاجت روائی ہو سکے۔

(۲) صوبائی کونسل صوبائی زکوٰۃ فنڈ قائم کر سکتی ہے اور اس میں سے ادائیگی کر سکتی ہے اور کسی مقامی زکوٰۃ فنڈ میں ایسے طریقہ سے رقم منتقل کر سکتی ہے۔ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہو اور جس سے اس کے دائرہ اختیار میں جہاں تک ممکن ہو مساویانہ بنا پر حاجت مندوں اور غرباء کی ضروریات کی تسلی بخش حاجت روائی ہو سکے۔

Scanned with CamScanner

بشرطیکہ کوئی صوبائی کونسل استثنائی حالات میں صوبائی زکوٰۃ فنڈ سے مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں کوئی رقم منتقل کر سکتی ہے۔

(۳) کوئی مقامی کمیٹی مقامی زکوٰۃ فنڈ سے مقررہ طریقہ سے منظور شدہ مقاصد کے لیے دفعہ ۸ کی شق (الف) کے تحت مقامی طور پر خصوصاً افراد اور اداروں کی بہبود کے لیے رقومات تقسیم کر سکتی اور اخراجات اٹھا سکتی ہے۔

بشرطیکہ کوئی مقامی کمیٹی اگر صوبائی کونسل اس کے لیے ایسا لازم قرار دے۔ مقامی زکوٰۃ فنڈ سے اپنی ضروریات سے فاضل رقم صوبائی زکوٰۃ فنڈ میں منتقل کر سکتی ہے۔

۱۰۔ حسابات: (الف) مرکزی زکوٰۃ فنڈ۔ صوبائی زکوٰۃ فنڈ اور مقامی زکوٰۃ فنڈ کے حسابات حسب ترتیب ایڈمنسٹریٹر جنرل۔ چیف ایڈمنسٹریٹر اور مقامی کمیٹی مقررہ صورت اور طریقہ سے رکھے گی اور رہی اس پر عمل درآمد کریں گے۔

(ب)۔ زکوٰۃ فنڈوں کے حسابات کا ریکارڈ اتنی مدت کے لیے محفوظ رکھا جائے گا اور آڈٹ یا معائنہ کے لیے ایسے افراد یا ایجنسی کے روبرو ایسی صورت میں پیش کیا جائے گا جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

۱۱۔ آڈٹ: (۱) مرکزی زکوٰۃ فنڈ کے حسابات کا سالانہ یا کم وقفہ سے آڈٹ کرنے کے لیے مرکزی کونسل اور صوبائی زکوٰۃ فنڈ کے حسابات کا سالانہ یا کم وقفہ سے آڈٹ کرنے کے لیے صوبائی کونسل ایسے آڈیٹروں کا تقرر کرے گی جو چارٹرڈ اکاؤنٹنٹس آرڈیننس ۱۹۶۱ء (۱۰ مجریہ ۱۹۶۱) کی اصطلاح میں چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ ہوں۔

(۲) کسی ضلع میں مقامی زکوٰۃ فنڈ کے حسابات کا سالانہ یا کم وقفہ سے آڈٹ کرنے کے لیے ضلعی کمیٹی ایسے آڈیٹروں کا تقرر کرے گی جو اس کی رائے میں اس مقصد کے لیے تربیت یافتہ ہوں۔

(۳)۔ ذیلی دفعات (۱) اور (۲) کے تحت کیے گئے آڈٹ میں پروپرائٹی آڈٹ بھی شامل ہوگا۔

(۴)۔ مرکزی زکوٰۃ فنڈ کی سالانہ آڈٹ رپورٹ پارلیمنٹ کے روبرو اور صوبائی زکوٰۃ فنڈ کی آڈٹ رپورٹ متعلقہ صوبائی اسمبلی کے روبرو اور مقامی زکوٰۃ فنڈ کی رپورٹ متعلقہ ضلعی کونسل جو لوکل گورنمنٹ کے متعلقہ قانون کے تحت تشکیل دی گئی ہو کے روبرو پیش کی جائے گی۔

(۵)۔ اس دفعہ میں مذکور کوئی بات اس امر کے مانع تصور نہیں کی جائے گی کہ۔

(الف)۔ آڈیٹر جنرل پاکستان کسی زکوٰۃ فنڈ کا آڈٹ کریں۔

(ب)۔ مرکزی کونسل کسی صوبائی یا مقامی زکوٰۃ فنڈ کا آڈٹ کروائیں۔

(ج)۔ صوبائی کونسل اپنے دائرہ اختیار میں کسی مقامی زکوٰۃ فنڈ کا آڈٹ کروائیں یا

(د)۔ مقامی کونسل اپنے ہی مقامی زکوٰۃ فنڈ کا آڈٹ کروائے۔

Scanned with CamScanner

باب پنجم — تنظیم اور نظم و نسق

۱۲۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل: (۱) وفاقی حکومت زکوٰۃ اور عشر کے متعلقہ امور کی بابت طرز عمل کی رہنمائی کے لیے اور مجموعی نگرانی اور جانچ پڑتال کی خاطر خصوصاً زکوٰۃ فنڈ اور اس کے حسابات رکھنے کے لیے بذریعہ اعلان سرکاری گزٹ ایک مرکزی زکوٰۃ کونسل قائم کرے گی۔

(۲) مرکزی کونسل مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(الف) ایک چیئرمین۔

(ب) چار اشخاص جن میں سے تین علماء ہوں گے۔ جنہیں اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورہ سے صدر پاکستان نامزد کریں گے۔

(ج) ہر صوبہ سے ایک شخص جس کی نامزدگی صدر پاکستان کریں گے۔

(د) تمام چیف ایڈمنسٹریٹر۔

(ھ) حکومت پاکستان کی وزارت خزانہ کا سیکرٹری۔

(و) حکومت پاکستان کی وزارت مذہبی امور کا سیکرٹری اگر سیکرٹری نہ ہو تو ایڈیشنل سیکرٹری جو وزارت کا سربراہ ہو۔

(ز) ایڈمنسٹریٹر جنرل جو کونسل کا سیکرٹری جنرل بھی ہوگا۔

(۳) کونسل کا چیئرمین ایسا شخص ہوگا جو سپریم کورٹ کا جج یا ہائی کورٹ کا جج ہو یا رہ چکا ہو جس کی نامزدگی صدر پاکستان سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے کریں گے۔

(۴) چیئرمین اور کونسل کے دیگر ممبران ماسوا بلحاظ عہدہ ممبران کے تین سال کی مدت کے لیے عہدہ سنبھالیں گے اور اتنی ہی مدت کے لیے دوبارہ نامزدگی کے اہل ہوں گے۔

Means 6 year

(۵) چیئرمین یا کوئی ممبر ماسوا بلحاظ عہدہ ممبر۔ اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے صدر پاکستان کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ پیش کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے عہدہ پر اس وقت تک تعینات رہے گا جب تک اس کا استعفیٰ صدر پاکستان منظور نہ کر لیں۔

(۶) چیئرمین یا ممبر کی کوئی خالی آسامی۔ ماسوا بالحاظ عہدہ ممبر کے ذیلی دفعہ (۲) یا ذیلی دفعہ (۳) کے مطابق جیسا کہ صورت حال ہو۔ بذریعہ نامزدگی ایسے شخص سے پُر کی جائے گی جو اس کی اہلیت رکھتا ہو۔

(۷) ذیلی دفعہ (۶) کے تحت نامزدہ چیئرمین یا ممبر اپنے پیشرو کی باقیماندہ میعاد تک عہدہ پر تعینات رہیگا

۱۳۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل (۱) اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے صدر پاکستان ایک ایڈمنسٹریٹر جنرل کا تقرر کریں گے۔

(۲) ایڈمنسٹریٹر جنرل رتبہ اور درجہ میں اور بلحاظ عہدہ حکومت پاکستان کا سیکرٹری ہوگا اور اس کی میعاد تقرری و دیگر شرائط ملازمت وہی ہوں گی جو وفاقی حکومت متعین کرے

Scanned with CamScanner

(۳) ایڈمنسٹریٹر جنرل زکوٰۃ و عشر کی بابت تمام امور میں منتظم اعلیٰ ہوگا اور مرکزی کونسل کی جانب سے جاری کردہ طرز عمل کی رہنمائی کے مطابق اس کی مجموعی زیر نگرانی اور جانچ پڑتال کے فرائض سرانجام دے گا۔

۱۴۔ صوبائی زکوٰۃ کونسل (۱) ہر صوبہ میں صوبائی حکومت زکوٰۃ و عشر کے متعلقہ امور کی بابت مرکزی کونسل کی جاری کردہ طرز عمل کی رہنمائی کے مطابق اور مجموعی نگرانی اور جانچ پڑتال کرنے کی خاطر خصوصاً صوبہ میں زکوٰۃ فنڈ اور اس کے واجبات رکھنے کے لیے بذریعہ اعلان سرکاری گزٹ ایک صوبائی زکوٰۃ کونسل قائم کرے گی۔

(۲) صوبائی کونسل مندرجہ ذیل پر مشتمل ہوگی۔

(الف) چیئرمین۔

(ب) پانچ اشخاص جن میں سے تین علماء ہوں گے جن کی نامزدگی گورنر کرے گا۔

(ج) صوبائی حکومت کے محکمہ خزانہ کا سیکرٹری۔

(د) صوبائی حکومت کے محکمہ لوکل گورنمنٹ کا سیکرٹری۔

(ھ) صوبائی حکومت کے محکمہ معاشی بہبود کا سیکرٹری۔ اور

(و) چیف ایڈمنسٹریٹر جو کونسل کا سیکرٹری بھی ہوگا۔

(۳) صوبائی کونسل کا چیئرمین ایسا شخص ہوگا جو کسی ہائی کورٹ کا جج ہو یا رہ چکا ہو۔ جس کی نامزدگی گورنر ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے مشورے سے کرے گا۔

(۴) چیئرمین اور صوبائی کونسل کے دیگر ممبران۔ ماسوا بالحاظ عہدہ تین سال کی مدت کے لیے عہدہ سنبھالیں گے اور اتنی ہی مدت کے لیے دوبارہ نامزدگی کے اہل ہوں گے۔

(۵)۔ چیئرمین یا کوئی ممبر۔ ماسوا بالحاظ عہدہ ممبر کے۔ اپنے ہاتھوں سے تحریر کر کے صدر پاکستان کو اپنے عہدے سے استعفیٰ پیش کر سکے گا۔

بشرطیکہ وہ اپنے عہدے پر اس وقت تک تعینات رہے گا جب تک اس کا استعفیٰ صدر پاکستان منظور کر لیں۔

(۶)۔ چیئرمین یا ممبر کی کوئی خالی آسامی۔ ماسوا بالحاظ عہدہ ممبر کے ذیلی دفعہ (۲) یا ذیلی دفعہ (۳) کے تحت جیسا کہ صورت حال ہو بذریعہ نامزدگی ایسے شخص سے پُر کی جائے گی جو اس کی اہلیت رکھتا ہو۔

(۷)۔ ذیلی دفعہ (۶) کے تحت نامزد چیئرمین یا ممبر اپنے پیشرو کی باقیماندہ میعاد تک عہدہ پر تعینات رہے گا۔

(۸)۔ دارالخلافہ اسلام آباد کے علاقہ میں صوبائی کونسل کے فرائض مرکزی کونسل سرانجام دے گی۔

۱۵۔ چیف ایڈمنسٹریٹر (۱) اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کے لیے ہر صوبہ میں گورنر۔ وفاقی حکومت کے مشورے سے ایک چیف ایڈمنسٹریٹر کا تقرر کریں گے۔

(۲) چیف ایڈمنسٹریٹر رتبہ اور درجہ میں اور بلحاظ عہدہ ممبر بورڈ آف ریونیو ہوگا اور اس کی میعاد و دیگر شرائط تقرری وہی ہوں گی جو صوبائی حکومت متعین کرے گی۔

Scanned with CamScanner

(۳) چیف ایڈمنسٹریٹر صوبائی کونسل کی مجموعی زیر نگرانی و جانچ پڑتال کا کام کرے گا اور بحیثیت منتظم اعلیٰ ایسے فرائض سرانجام دے گا جو اس کو اس آرڈیننس سے یا اس کے تحت تفویض کیے جائیں۔

۱۶۔ ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی (۱) ہر ضلع میں ایک ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی متعلقہ صوبائی حکومت کی جانب سے قائم کی جائے گی۔

(۲) مرکزی کونسل یا صوبائی کونسل کی جانب سے جاری کردہ طرز عمل کی رہنمائی میں ہر ضلعی کمیٹی۔

(الف) تحصیل تعلقہ یا سب ڈویژن کمیٹیوں کی کارکردگی خصوصاً عشر کی تشخیص۔ زکوٰۃ۔ عشر و عطیات کی فراہمی اور ضلع کی مقامی کمیٹیوں کی جانب سے مقامی زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم اور صرف کی عمومی نگرانی کرے گی۔

(ب) شق (الف) میں مذکور مقاصد کے حصول کے لیے مقررہ صورت اور طریقے سے ضلع کے لیے منصوبے تیار کرے گی۔

(ج) مقررہ صورت اور طریقے سے ضلع کے مقامی زکوٰۃ فنڈ کے حسابات مرتب کرے گی۔

(د) مقررہ صورت اور طریقے سے ضلع میں مقامی زکوٰۃ فنڈ کے آڈٹ کا بندوبست کرے گی۔

(ھ) صوبائی کونسل کو کسی موضوع کے بارہ میں مطلوبہ مشورہ ارسال کرے گی۔

(۳) ضلعی کمیٹی ایک چیئرمین جو غیر سرکاری ہوگا۔ ضلع کے ڈپٹی کمشنر اور ضلع کی ہر تحصیل۔ تعلقہ یا سب ڈویژن سے ایک ایک غیر سرکاری ممبر۔ اپنے غیر سرکاری مسلمان ممبروں میں سے ضلع کی ڈسٹرکٹ کونسل کا نامزدہ ایک ممبر پر مشتمل ہوگی۔

بشرطیکہ اگر کسی ضلع میں تحصیل تعلقہ یا سب ڈویژن کی تعداد پانچ سے کم ہو تو چیئرمین ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ کونسل کے نامزدہ ممبر کے علاوہ، ممبروں کی تعداد اضافہ کر کے پانچ کر دی جائے گی۔

مزید بشرطیکہ اگر کسی ضلع میں حکومت کی جانب سے ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر افسر کا تقرر کیا گیا ہو تو ضلعی کمیٹی اس کو بلحاظ عہدہ کمیٹی کا ممبر مقرر کر سکتی ہے۔

(۴) اس دفعہ کی ذیلی دفعات (۱) (۲) (۳) اور دفعہ ۷ کے مقاصد کے لیے دارالخلافہ اسلام آباد کا علاقہ ضلع راولپنڈی کی تحصیل تصور کیا جائے گا اور اس آرڈیننس کے تحت ضلعی کمیٹی کے فرائض اس ضلع میں قائم شدہ ضلعی کمیٹی سرانجام دے گی۔

(۵) چیئرمین صوبائی کونسل نامزد کرے گی اور ممبر کی نامزدگی صوبائی کونسل چیئرمین کے مشورے سے کرے گی۔

بشرطیکہ چیئرمین ایسا بالغ مسلمان ہوگا جو ضلع میں عموماً رہائش رکھتا ہو اور تحصیل تعلقہ یا سب ڈویژن سے ممبر ایسا بالغ مسلمان ہوگا جو متعلقہ تحصیل تعلقہ یا سب ڈویژن میں عموماً رہائش رکھتا ہو۔

(۶) اس طرح تشکیل کردہ ضلعی کمیٹی کا باقاعدہ اعلان متعلقہ صوبائی کونسل کرے گی۔

(۷) ضلعی کمیٹی کا چیئرمین اور ممبران ماسوا ممبران بلحاظ عہدہ کے تین سال کی مدت کے لیے عہدہ سنبھالیں گے اور اتنی ہی مدت کے [illegible] دوبارہ نامزدگی کے اہل ہوں گے۔

(۸) [illegible] یا ممبر۔ ماسوا بلحاظ عہدہ ممبر کے اپنے ہاتھوں سے تحریر کر کے صوبائی کونسل کو اپنے عہدے سے استعفیٰ

پیش کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے عہدے پر اس وقت تک تعینات رہے گا جب تک اس کا استعفیٰ صوبائی کونسل منظور کر لے۔

(۹) چیئرمین یا ممبر کی کوئی خالی آسامی ۔ ماسوا بلحاظ عہدہ ممبر کے ۔ ذیلی دفعہ (۵) کے مطابق بذریعہ نامزدگی ایسے شخص سے پر کی جائے گی جو اس کی اہلیت رکھتا ہو۔

(۱۰) ذیلی دفعہ (۹) کے تحت نامزد چیئرمین یا ممبر اپنے پیشرو کی باقیماندہ میعاد تک عہدہ پر تعینات رہے گا۔ قائم کی جائے گی،

(۱۷) تحصیل ۔ تعلقہ یا سب ڈویژن زکوٰۃ و عشر کمیٹی : (الف) ہر تحصیل یا تعلقہ میں ایک تحصیل یا تعلقہ زکوٰۃ و عشر کمیٹی : بشرطیکہ اگر صوبائی کونسل کسی ذیلی تحصیل کی بابت ایسی ہدایت جاری کرے تو اس ذیلی تحصیل میں بھی تحصیل زکوٰۃ و عشر کمیٹی قائم کر دی جائے گی اور اگر کسی ذیلی تحصیل میں کمیٹی تشکیل دی جائے تو ایسی کمیٹی اور ایسی ذیلی تحصیل حسب ترتیب تحصیل زکوٰۃ و عشر کمیٹی اور تحصیل تصور کی جائے گی۔

(ب) ایک سب ڈویژنل زکوٰۃ و عشر کمیٹی ضلع لاہور کی ہر سب ڈویژن میں اور کراچی ڈویژن کے ہر ضلع میں

(ج) اسلام آباد زکوٰۃ و عشر کمیٹی دارالخلافہ اسلام آباد کے علاقے میں۔

(۲) ایسے طرز عمل کی رہنمائی کے مطابق جیسا کہ مرکزی کونسل، صوبائی کونسل یا ضلعی کونسل نے جاری کیا ہو تحصیل کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی۔

(الف) تحصیل ۔ تعلقہ یا سب ڈویژن میں ہر مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی تشخیص کردہ عشر ۔ زکوٰۃ عشر و عطیات کی فراہمی اور مقامی زکوٰۃ فنڈ کی تقسیم اور صرف کی نگرانی کرے گی۔

(ب) شق (الف) میں مذکور مقاصد کے حصول کے لیے مقررہ صورت اور طریقے سے تحصیل ۔ تعلقہ یا سب ڈویژن کے لیے جیسا کہ صورت حال ہو منصوبے تیار کرے گی۔

(ج) مقررہ صورت اور طریقے سے تحصیل ۔ تعلقہ یا سب ڈویژن جیسا کہ صورت حال ہو کے مقامی زکوٰۃ فنڈ کے حسابات مرتب کرنا اور

(د) زکوٰۃ و عشر کی فراہمی ۔ تقسیم یا صرف کے متعلق کسی امر کی بابت ضلع کمیٹی کو مشورے ارسال کرے گی۔

وضاحت : ذیلی دفعہ اور اس آرڈیننس میں بعد میں آنے والے احکامات میں تحصیل کمیٹی کی طرف اشارہ اسلام آباد زکوٰۃ و عشر کمیٹی کی طرف بھی تصور کیا جائے گا۔

(۳) تحصیل کمیٹی ۔ تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژن کمیٹی ۔ اسسٹنٹ کمشنر تحصیل ۔ تعلقہ یا سب ڈویژن کی مقامی کمیٹیوں کے چیئرمینوں سے مقررہ طریقے سے اپنوں میں سے منتخب کیے گئے چھ ممبروں اور ایک ممبر جو تحصیل یا تعلقہ کی تحصیل کونسل یا تعلقہ کونسل کا اپنے غیر سرکاری مسلمان ممبروں میں سے نامزد کردہ جیسا کہ صورت حال ہو پر مشتمل

بشرطیکہ اگر کسی اسسٹنٹ کمشنر کے دائرہ اختیار میں دو سے زائد تحصیل کمیٹیاں یا تعلقہ کمیٹیاں ہوں تو وہ صرف ایسی کمیٹیوں کا ممبر ہو سکے گا۔ جیسا کہ صوبائی کونسل تصریح کرے اور صوبائی کونسل متعلقہ تحصیل یا تعلقہ کے کسی تحصیلدار یا مختیارکار کو۔ جیسا کہ صورت حال ہو۔ کسی دیگر مذکورہ تحصیل کمیٹی یا تعلقہ کمیٹی کی ممبری کے لیے نامزد کر سکتی ہے۔

(۴)۔ کمیٹی کے ممبران اپنے میں سے کسی ایک کو کمیٹی کا چیئرمین منتخب کریں گے اور اگر دو یا زائد افراد مساوی تعداد میں ووٹ حاصل کریں تو انتخاب کے نتیجے کا فیصلہ بذریعہ لاٹری کیا جائے گا۔

(۵)۔ اس طرح تشکیل کردہ تحصیل، تعلقہ یا سب ڈویژنل کمیٹی کا باقاعدہ اعلان متعلقہ ضلعی کمیٹی کرے گی۔

(۶)۔ تحصیل کمیٹی، تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی کا چیئرمین اور ممبران۔ ماسوائے ممبران بلحاظ عہدہ کے، تین سال کی مدت کے لیے عہدہ سنبھالیں گے اور اتنی مدت کے لیے دوبارہ نامزدگی کے اہل ہوں گے۔

(۷)۔ چیئرمین یا ممبر۔ ماسوائے ممبر بالحاظ عہدہ کے۔ اپنے ہاتھوں سے تحریر کر کے تحصیل کمیٹی یا جیسا کہ صورت ہو تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ پیش کر سکتا ہے۔

بشرطیکہ وہ اپنے عہدے پر اس وقت تک تعینات رہے گا۔ جب تک اس کا استعفیٰ تحصیل کمیٹی یا جیسا کہ صورت ہو۔ تعلقہ کمیٹی یا سب ڈویژنل کمیٹی منظور کر لے۔

(۸)۔ چیئرمین یا ممبر کی کوئی خالی آسامی ماسوائے بالحاظ عہدہ ممبر کے۔ ذیلی دفعہ (۳) یا جیسا کہ صورت ہو ذیلی دفعہ (۴) کے تحت بذریعہ انتخاب ایسے شخص سے پُر کی جائے گی جو اس عہدہ کی اہلیت رکھتا ہو۔

(۹)۔ ذیلی دفعہ (۸) کے تحت منتخب شدہ چیئرمین یا ممبر اپنے پیشرو کی باقیماندہ میعاد تک عہدہ پر تعینات رہے گا۔

۱۸۔ مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی: (۱) ایک مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی قائم کی جائے گی۔ برائے۔

(الف)۔ دیہی علاقہ کی ہر مالگزاری کے لیے۔

(ب)۔ غیر سٹیلڈ دیہی علاقہ کے ہر دیہہ یا گاؤں کے لیے۔

(ج)۔ شہری علاقہ کے ہر وارڈ کے لیے۔

بشرطیکہ اگر صوبائی کونسل کی رائے میں مالگزاری علاقہ دیہہ یا گاؤں کی آبادی ایک مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی کے لیے بہت زیادہ یا بہت کم ہو تو ایسا مالگزاری علاقہ۔ دیہہ یا گاؤں اگر بہت بڑا ہو تو دو یا زائد علاقوں میں تقسیم کر دیا جائے گا اور اگر بہت کم ہو تو کسی دیگر مالگزاری علاقہ۔ دیہہ یا گاؤں میں شامل کر دیا جائے گا۔

وضاحت۔ اس ذیلی دفعہ میں۔

(الف)۔ شہری علاقہ سے مراد وہ علاقہ ہے جو کسی میونسپل کارپوریشن۔ میونسپل کمیٹی۔ کنٹونمنٹ بورڈ یا ٹاؤن کمیٹی کی مقامی حدود کے اندر ہو۔

Scanned with CamScanner

علاقہ ہے۔

(ب)۔ "دیہی علاقہ" سے مراد شہری علاقہ کے علاوہ علاقہ ہے۔

(ج)۔ "سٹیلڈ دیہی علاقہ" سے مراد وہ دیہی علاقہ ہے جس کی بابت مستقل مالگزاری کا ریکارڈ موجود ہو۔

(د)۔ "غیر سٹیلڈ دیہی علاقہ" سے مراد وہ دیہی علاقہ ہے جو سٹیلڈ دیہی علاقہ نہ ہو اور جس کی آبادی اندازاً ۵۰۰ نفوس سے زائد نہ ہو۔

(ھ)۔ "وارڈ" سے مراد ایک منفرد، دیہی پیوست علاقہ ہے

(۲) مرکزی کونسل، صوبائی کونسل، ضلعی کمیٹی یا تحصیل۔ تعلقہ یا سب ڈویژنل کمیٹی دی گئی رہنمائی کے مطابق مقامی کمیٹی۔ (الف) اس آرڈیننس کے تحت لازمی واجب الوصول عشر کا مطالبہ متعین کرکے زکوٰۃ، عشر اور عطیات وصول کرے گی اور مقامی زکوٰۃ فنڈ میں جمع شدہ رقوم میں سے تقسیم کرے گی اور مصرف میں لائے گی۔

(ب) شق (الف) میں مذکور مقاصد کے حصول کے لیے اس علاقہ کے لیے منصوبے تیار کرے گی۔

(ج) مقامی زکوٰۃ فنڈ کا مقررہ صورت اور طریقے سے حساب رکھے اور مرتب کرے گی۔

(د) زکوٰۃ و عشر کی فراہمی، تقسیم یا استعمال کے متعلق کسی امر کی بابت تحصیل۔ تعلقہ یا سب ڈویژنل کمیٹی جیسا کہ صورت حال ہو کو مشورہ ارسال کرے گی۔

(۳) مقامی کمیٹی سات اشخاص پر مشتمل ہو گی جنہیں ذیلی دفعہ (۴) میں مندرج طریقہ سے مقامی لوگ منتخب کریں گے اور اس کے علاوہ غیر سرکاری مسلمان ممبروں میں سے ایک ایسا ممبر اس یونین کونسل کا نامزدہ ہو گا جس کے دائرہ اختیار میں وہ علاقہ واقع ہے اور جو اس علاقہ میں رہائش رکھتا ہے۔ یا اگر کوئی ایسا ممبر نہ مل سکے تو ایسا ممبر جو نزدیک ترین علاقہ میں رہائش پذیر ہو۔

(۴) ضلع کمیٹی دو یا زائد افراد پر مشتمل ایک ٹیم مقرر کرے گی جو اس علاقہ کے رہائش پذیر بالغ مسلمانوں کے اجتماع کا بندوبست کرکے ان کو مدعو کرے گی تاکہ وہ مقررہ طریقے کے مطابق اس علاقہ میں رہائش رکھنے والے سات بالغ مسلمان جنہیں ان کا اعتماد حاصل ہو بحیثیت مقامی کمیٹی کے ممبران کے منتخب کرے۔

بشرطیکہ مقامی کمیٹی کے ممبروں کا انتخاب کرنے کے لیے تشکیل کردہ ٹیم کا کوئی ممبر ایسی مقامی کمیٹی کا ممبر چنا جانے کا اہل نہ ہو گا اور کوئی شخص جو حکومت یا کسی مقامی ادارے یا ایسی کارپوریشن جسے حکومت نے قائم کیا ہو یا اس کی ملکیت ہو یا اس کے زیر اہتمام ہو کا تنخواہ دار ملازم ہو وہ بھی مقامی کمیٹی کا ممبر چنے جانے کا اہل نہ ہو گا۔

(۵) وہ شخص جس کا ذیلی دفعہ (۴) کے فقرہ استثنا یہ میں حوالہ دیا گیا ہے اگر زکوٰۃ و عشر (تنظیم) آرڈیننس مجریہ ۱۹۷۹ء کے تحت کسی مقامی کمیٹی کا ممبر یا چیئرمین منتخب کیا گیا ہو یا چنا گیا ہو تو وہ اس آرڈیننس کے نفاذ پر اپنے عہدہ پر برقرار نہیں رہے گا۔

(۶) اگر چناؤ کے وقت اس علاقے میں رہائش رکھنے والا کوئی بالغ مسلمان جو اجتماع میں حاضر ہو کسی شخص کی بابت جو حاضر ہو کوئی اعتراض کرے کہ وہ حاضر شخص

(الف)۔ مسلمان نہیں ۔ (ب)۔ بالغ نہیں (ج)۔ اس علاقے میں رہائش نہیں رکھتا ۔

(د) دیوانہ ہے (ھ)۔ مخبوط الحواس ہے ۔ یا

جو شخص مقامی کمیٹی کا ممبر چنا جانے کے لیے تجویز کیا گیا ہے وہ مندرجہ بالا نا اہلیتوں میں سے کسی ایک نا اہلیت کا حامل ہے ۔ یا

وہ تاریخ چناؤ سے قبل تین سال کے عرصے کے دوران زیر دفعہ ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰ یا ۱۱۱ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ء (ایکٹ ۵ مجریہ ۱۸۹۸ء) نیک چلنی کی ضمانت پر تھا ۔ یا

کسی ایسے جرم میں سزا یافتہ ہے جو اخلاقی گراوٹ کا باعث ہو ۔ یا

کنٹرول آف گنڈاز کے متعلقہ قانون کے تحت "گنڈا" قرار دیا جا چکا ہے ۔

تو اجتماع کا بندوبست کرنے والی ٹیم سرسری تفتیش کر کے اٹھائے گئے اعتراض پر اپنا فیصلہ صادر کرے گی اور اگر ٹیم کے ممبران اپنی رائے میں مساوی طور پر منقسم ہوں تو ٹیم کا وہ ممبر جسے ضلع کمیٹی نے بطور کنوینر مقرر کیا تھا دوہرا ووٹ دے گا ۔

(۷)۔ مقامی کمیٹی کے ممبران اپنے آپ سے کسی ایک شخص کو جو ترجیحاً پڑھا لکھا ہو مقامی کمیٹی کا چیئرمین منتخب کریں گے اور اگر دو یا زائد اشخاص مساوی تعداد میں ووٹ حاصل کریں تو نتیجہ کا فیصلہ بذریعہ لاٹری متعین ہوگا ۔

(۸)۔ ایسی تشکیل شدہ مقامی کمیٹی کا باقاعدہ اعلان متعلقہ ضلع کمیٹی کرے گی ۔

(۹)۔ اس علاقہ میں رہائش رکھنے والا کوئی بالغ مسلمان جسے کارروائی یا ممبروں کے چناؤ کی کارروائی کے نتیجہ یا متعلقہ مقامی کمیٹی کے چیئرمین کے انتخاب سے ناراضگی ہو تو وہ ضلع کمیٹی کے روبرو اپیل دائر کر سکتا ہے ۔

بشرطیکہ اپیل کی سماعت کے دوران ضلع کمیٹی کوئی حکم امتناعی جاری نہیں کرے گی اور نہ ہی کوئی عبوری حکم دے گی جس میں کارروائی روکنے کا حکم بھی شامل ہے ۔

(۱۰)۔ ضلعی کمیٹی جس کے روبرو ذیلی دفعہ (۹) کے تحت اپیل دائر کی گئی ہو مقررہ مدت کے اندر اپیل پر اپنا فیصلہ صادر کرے گی اور ضلع کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا اور کسی عدالت یا دیگر حکام کے روبرو اسے زیر بحث نہیں لایا جائیگا ۔

(۱۱)۔ مقامی کمیٹی کا چیئرمین اور ممبران تین سال کی مدت کے لیے اپنا عہدہ سنبھالیں گے اور اتنی ہی مدت کے لیے دوبارہ منتخب ہونے یا چنے جانے جیسا کہ صورت حال کہ اہل ہوں گے ۔

(۱۲)۔ چیئرمین یا ممبر اپنے ہاتھ سے تحریر کر کے اپنے عہدہ سے استعفیٰ مقامی کمیٹی کو پیش کر سکے گا ۔

بشرطیکہ وہ اپنے عہدہ پر اس وقت تک تعینات رہے گا جب تک اس کا استعفیٰ مقامی کمیٹی منظور کر لے ۔

(۱۳)۔ چیئرمین یا ممبر کی کوئی خالی آسامی ذیلی دفعہ (۴) یا جیسے کہ صورت حال ہو ذیلی دفعہ (۷) کے احکام کے مطابق ایسے شخص کے انتخاب یا چناؤ جیسا کہ صورت حال ہو کے ذریعے سے پر کی جائے گی جو عہدہ کی مقررہ اہلیت رکھتا ہو ۔

Scanned with CamScanner

(۱۴) ذیلی دفعہ (۱۳) کے تحت منتخب شدہ یا چنا ہوا جیسا کہ صورت حال ہو۔ چیرمین یا ممبر اپنے پیشرو کی باقی ماندہ
میعاد تک عہدہ پر برقرار رہے گا۔

۱۹۔ خالی آسامی کسی فعل یا کارروائی کو غیر موثر نہیں کرے گی: (۱) قطع نظر اس امر کے کہ اس آرڈیننس میں کوئی دیگر حکم موجود ہو۔

(الف) کوئی کونسل یا کمیٹی جو اس کے تحت پہلی دفعہ تشکیل دی گئی یا قائم کی گئی ہو وہ باقاعدہ طور پر قائم کی گئی تشکیل دی گئی تصور ہوگی۔ اگرچہ وہ ممبروں کی اس تعداد سے زیادہ دو ممبروں کی کمی پر مشتمل ہو جو تعداد کہ آرڈیننس میں مقرر کی گئی ہے۔

(ب) تحصیل تعلقہ۔ سب ڈویژنل یا مقامی کمیٹی کا چیرمین جو اس آرڈیننس کے فوری نفاذ سے پہلے اس عہدہ پر تھا وہ باقاعدہ طور پر منتخب کیا گیا چیرمین تصور ہوگا۔ اور

(ج) اسلام آباد زکوٰۃ و عشر کمیٹی اور دارالخلافہ اسلام آباد کے علاقے کی مقامی کمیٹیاں جو صوبہ پنجاب کی صوبائی گورنمنٹ کے مرتب کردہ رولز کے تحت تشکیل دی گئی تھیں وہ باقاعدہ طور پر تشکیل شدہ تصور ہوں گی۔

(۲) اس آرڈیننس کے تحت قائم شدہ کسی کونسل یا کمیٹی کا کوئی فعل یا کارروائی محض اس وجہ سے غیر قانونی قرار نہیں دی جا سکے گی کہ ایسی کونسل یا کمیٹی میں کوئی آسامی خالی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی نقص واقع ہے۔

۲۰۔ چیرمین کی عدم موجودگی میں اجلاس کی صدارت: اس آرڈیننس کے تحت قائم کردہ کسی کونسل یا کمیٹی کے چیرمین کا عہدہ اگر خالی ہو یا اگر چیرمین کونسل یا کمیٹی کے کسی اجلاس سے غیر حاضر ہو تو اس کے اجلاس یا جیسا کہ صورت حال ہو اس جلسے جس سے کہ چیرمین غیر حاضر ہے کی صدارت کرے گی۔

(الف) مرکزی کونسل کی صورت میں ایڈمنسٹریٹر جنرل۔

(ب) صوبائی کونسل کی صورت میں چیف ایڈمنسٹریٹر۔

(ج) ضلع کمیٹی کی صورت میں ڈپٹی کمشنر۔

(د) تحصیل۔ تعلقہ یا سب ڈویژنل کمیٹی کی صورت میں ممبر بلحاظ عہدہ یعنی اسسٹنٹ کمشنر۔ تحصیلدار یا مختیار کار جیسا کہ صورت حال ہو۔ اور

(ھ) مقامی کمیٹی کی صورت میں وہ ممبر جسے حاضر ممبران منتخب کریں۔

۲۱۔ اختیار بابت منسوخی و معزولی: (۱) ایسی تفتیش کے بعد جو ضروری ہو اگر کسی صوبائی کونسل کی رائے میں اس آرڈیننس کے تحت تشکیل شدہ کوئی کمیٹی۔

(الف) اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کے ناقابل ہے یا ادا نہ کرنے پر مصر ہے۔ یا

(ب) اپنے معاملات پر عملدرآمد کرنے سے قاصر ہے۔ یا

Scanned with CamScanner

(ج) مفادِ عامہ کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ یا

(د) اپنے اختیارات سے تجاوز کرے یا ان سے ناجائز فائدہ اٹھائے

تو صوبائی کونسل ایک قرارداد کے ذریعہ کمیٹی کو ایسے عرصہ کے لیے جو ایک سال سے زائد نہ ہو اور جس کی وضاحت قرارداد میں کی گئی ہو منسوخ کر سکتی ہے۔

بشرطیکہ صوبائی کونسل اگر ضروری سمجھے تو منسوخی کی ایک سال کی مدت میں اضافہ کر سکتی ہے۔

(۲) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی کمیٹی کے بارے میں اگر کوئی قرارداد منظور کی گئی ہو تو۔

(الف) کمیٹی جس کی بابت قرارداد منظور کی گئی ہو اس کا چیئرمین اور ممبران اپنے عہدوں سے معزول کر دیئے جائیں گے۔

(ب) منسوخی کے دوران کمیٹی کے تمام مناصب ایک غیر سرکاری ایڈمنسٹریٹر پورے کرے گا جس کی تقرری صوبائی کونسل کرے گی۔ اور

(ج) منسوخی کے اختتام سے قبل انتخابات کرائے جائیں گے اور اس آرڈیننس کے احکام کے مطابق کمیٹی کی تشکیل کی غرض سے چناؤ۔ نامزدگیاں کی جائیں گی۔

(۳) ضروری تفتیش کے بعد اگر صوبائی کونسل کی رائے میں اس آرڈیننس کے تحت تشکیل شدہ کسی کمیٹی کا چیئرمین یا ممبر۔

(الف) چناؤ۔ انتخاب یا نامزدگی کے وقت۔

(i) مسلمان نہ تھا۔ (ii)۔ بالغ نہ تھا۔ iii۔ کمیٹی کے دائرہ اختیار میں رہائش نہ رکھتا تھا۔

(iv) دیوالیہ تھا۔ یا (v) مخبوط الحواس تھا۔

(ب) چناؤ۔ انتخاب یا نامزدگی سے قبل تین سال کی مدت کے دوران۔

(i) زیر دفعہ ۱۰۸۔ ۱۰۹ یا ۱۱۰ ضابطہ فوجداری ۱۸۹۸ (ایکٹ ۵ مجریہ ۱۸۹۸ء) نیک چلنی کی ضمانت پر تھا۔ یا

(ii) کسی ایسے جرم میں سزا یافتہ تھا جو اخلاقی گراوٹ کا باعث ہو۔ یا

(iii) کنٹرول آف گنڈاز کے متعلقہ قانون کے تحت گنڈا قرار دیا گیا تھا۔

(ج) چناؤ۔ انتخاب یا نامزدگی کے بعد شق (الف) کی ذیلی شق (i)، (iii)، (iv) یا (v) یا شق (ب) کی ذیلی شق (i)، (ii) یا (iii) میں مذکور کسی نا اہلیت کا مستحق قرار پایا گیا ہو۔

(د) بغیر معقول وجہ کے کمیٹی کے تین متواتر اجلاسوں سے غیر حاضر رہا ہو۔

(ھ) اختیارات کے ناجائز۔ استعمال کا یا بحیثیت چیئرمین یا ممبر اپنے فرائض کی ادائیگی میں بدعنوانی کا مرتکب یا کمیٹی کے روپیہ یا املاک میں نقصان یا ناجائز استعمال کا باعث ہوا ہو۔ یا

(و) چیئرمین یا ممبر کے فرائض سرانجام دینے کے لیے جسمانی لحاظ سے معذور ہو گیا ہو۔

تو صوبائی کونسل بذریعہ قرارداد ایسے چیئرمین یا ممبر کو اس کے عہدہ سے معزول کر سکتی ہے۔

ڈاکہ زنی، طرفداری، بداخلاقی، رشوت خوری، سے مراد۔ "بدعنوانی" وضاحت۔ شق (ج) کے مقاصد کے لیے "بدعنوانی" سے مراد رشوت خوری، بداخلاقی، ڈاکہ زنی، طرفداری، خویش پروری، دانستہ بدانتظامی یا دانستہ طور پر سرکاری روپیہ کا بے جا انحراف اور اس میں ایسی بدعنوانی کا اقدام یا اعانت شامل ہے۔

(۴) جب کسی کمیٹی کا چیرمین یا ممبر معزول کر دیا گیا ہو یا اپنے عہدے پر برقرار رہنے کا اہل نہ رہا ہو تو ایسے چیرمین یا ممبر کی آسامی خالی ہونے پر ایسی مدت کے دوران جس کا تعین صوبائی کونسل کرے گی بذریعہ انتخاب، چناؤ یا نامزدگی جیسا کہ صورت حال ہو اس آرڈیننس کے احکام کے مطابق ایسے شخص سے پر کی جائے گی جو اس عہدہ کی اہلیت رکھتا ہو۔

(۵) ذیلی دفعہ (۴) کے تحت منتخب، چنا یا نامزد کیا گیا چیرمین یا ممبر اپنے پیشرو کی باقیماندہ میعاد تک عہدہ پر متعین رہے گا۔

(۶) صوبائی کونسل اس امر کی مجاز ہوگی کہ سوائے ضلعی کمیٹی کے کسی دیگر کمیٹی کی بابت اس دفعہ کے ماقبل احکام کے تحت اختیارات کلی یا جزوی طور پر کسی ضلعی کمیٹی کو تفویض کر دے۔

(۷) ذیلی دفعہ (۱) کے تحت کسی منسوخ شدہ کمیٹی کا چیرمین یا ممبر یا ذیلی دفعہ (۳) کے تحت کوئی معزول شدہ چیرمین یا ممبر مقررہ میعاد کے اندر اور مقررہ صورت اور طریقہ سے صوبائی کونسل کو اس کے فیصلے پر نظر ثانی کرنے کے لیے درخواست دے سکتا ہے۔ اور نظر ثانی میں درخواست دہندہ کو سماعت کا معقول موقع فراہم کرنے کے بعد صوبائی کونسل کا فیصلہ حتمی ہوگا اور کسی عدالت یا حاکم کے روبرو اسے زیر بحث نہیں لایا جا سکے گا۔

وضاحت۔ اس ذیلی دفعہ میں صوبائی کونسل کی طرف اشارہ سے مراد جب کہ صوبائی کونسل کے اختیارات ذیلی دفعہ (۶) کے تحت ضلعی کمیٹی استعمال کر رہی ہو ضلعی کمیٹی کی طرف ہوگا۔

۲۲۔ افسران و دفتری عملہ: ایڈمنسٹریٹر جنرل کا تنظیمی ڈھانچہ حکومت پاکستان کی ایک ڈویژن یا ڈویژن کا حصہ اور چیف ایڈمنسٹریٹر کا صوبائی حکومت کا ایک محکمہ یا محکمے کا حصہ ہوگا اور سوائے اس صورت کے جب اس آرڈیننس میں کوئی دیگر بندوبست موجود ہو، اس آرڈیننس کے تحت تشکیل کردہ کمیٹیاں اپنے مناصب کی انجام دہی کے لیے ایسے افسر اور دفتری عملہ کی تقرری ایسی شرائط و ضوابط کے مطابق کر سکیں گی۔ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہو۔

۲۳۔ وہ اشخاص جو سرکاری ملازمین کہلائیں گے۔ ہر وہ شخص جو اس آرڈیننس کے نظم و نسق کی بابت ملازم رکھا جائے یا مامور کیا جائے۔ مجموعہ تعزیرات پاکستان (ایکٹ ۴۵ مجریہ ۱۸۶۰ء) کی دفعہ ۲۱ کے مقاصد کے لیے سرکاری ملازم تصور کیا جائے گا۔

باب پنجم ۔ متفرّق

۲۴۔ استثناء۔ وفاقی حکومت اسلامی نظریاتی کونسل کے مشورے سے بذریعہ اعلان سرکاری گزٹ کسی مخصوص طبقہ یا اشخاص کو زکوٰۃ و عشر کی لازمی ادائیگی سے مستثنیٰ کرنے کی مجاز ہوگی۔

۲۵۔ **ٹیکس میں رعائتیں**:
(۱) قطع نظر اس امر کے جو کسی دیگر مروجہ قانون میں موجود ہو۔
(الف) کسی سال تشخیص میں کسی ٹیکس دہندہ کی ٹیکس کی ذمہ داری کا تعین کرنے کیلیے۔

(i) انکم ٹیکس آرڈیننس ۱۹۷۹ (۳۱ مجریہ ۱۹۷۹ء) کے تحت اس کی مستوجب ٹیکس آمدنی میں سے وہ رقم جو اسے سابقہ سال یعنی متعلقہ سال تشخیص کے دوران زکوٰۃ فنڈ میں ادا کی تھی منہا کردی جائے گی ۔ اور

(ii) ویلتھ ٹیکس ایکٹ ۱۹۶۳ (۱۵ مجریہ ۱۹۶۳ء) کے تحت اس کے مستوجب ٹیکس اثاثوں میں سے زکوٰۃ یا اس کے عوض چندہ، جو متعلقہ سال تشخیص کے دوران منبع پر وضع کرلیا گیا تھا منہا کردیا جائے گا۔ اور

(ب) وہ اراضی جن کی پیداوار سے عشر یا اس کے عوض چندہ لازمی بنیاد پر وصول کیا جا چکا ہو ان پر مالیہ یا ترقیاتی محصول عائد نہیں کیا جائے گا۔

(۲) اس آرڈیننس کے متعلقہ احکام کے نفاذ سے قبل کسی مدت کی بابت انکم ٹیکس، ویلتھ ٹیکس، مالیہ یا ترقیاتی محصول کی ادائیگی کی ذمہ داری پر ما قبل ذیلی دفعہ میں مذکور کوئی امر اثر انداز تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲۶۔ **رول مرتب کرنے کا اختیار** اس آرڈیننس کے مقاصد کے لیے مرکزی کونسل بذریعہ اعلان سرکاری گزٹ رول مرتب کرنے کی مجاز ہوگی۔

بشرطیکہ اگر مرکزی کونسل ایسی ہدایت جاری کرے کوئی صوبائی کونسل مرکزی کونسل کی منظوری سے تنظیمی امور کی بابت رول مرتب کرسکتی ہے۔

۲۷۔ **معلومات کی طلبی اور ہدایات کا اجراء**: مرکزی کونسل۔ ایڈمنسٹریٹر جنرل۔ کوئی صوبائی کونسل کوئی چیف ایڈمنسٹریٹر۔ کوئی ضلعی کمیٹی۔ تحصیل کمیٹی۔ تعلقہ کمیٹی۔ سب ڈویژنل کمیٹی یا مقامی کمیٹی اپنے اپنے دائرہ اختیار کے اندر متعلقہ اشخاص یا ایجنسیوں سے ایسی معلومات یا ریکارڈ طلب کرسکتی ہے اور ان کو ایسی ہدایات جاری کرسکتی ہے۔ جیسا کہ اس آرڈیننس کے تحت ان کے فرائض کی بجا آوری کے لیے ضروری ہوں۔

۲۸۔ **قانونی استحقاق اور امتناع اختیار**: (۱) کسی شخص کے خلاف کوئی مقدمہ۔ استغاثہ یا دیگر قانونی کاروائی کسی ایسے فعل کی بنا پر نہیں کی جائے گی جو اس آرڈیننس یا رولز کے تحت نیک نیتی سے کیا گیا ہو یا کیا جانا ہو۔

(۲) کوئی عدالت کسی ایسے امر کو زیر بحث نہیں لائے گی اور نہ ہی لانے کی اجازت دے گی جو اس آرڈیننس کے تحت کیا گیا ہو یا اس کے تحت کاروائی کی گئی ہو۔

Scanned with CamScanner

۲۸۔ اس آرڈیننس یا رولز کے تحت کی گئی یا کی جانیوالی کارروائی کی بابت کوئی عدالت حکم امتناعی نہیں کرے گی۔ نہ ہی کسی قسم کا دیگر حکم جاری کریگی۔ اور نہ ہی کسی کارروائی کی سماعت کرے گی۔

۲۹۔ **قانونی پیچیدگیاں:** اس آرڈیننس کے مقاصد کے حصول کی خاطر کسی قانونی پیچیدگی کو رفع کرنے کے لیے وفاقی حکومت ایسا اہتمام کر سکتی ہے جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

۳۰۔ **تنسیخ:** زکوٰۃ و عشر (تنظیم) آرڈیننس ۱۹۷۹ء (۲۹ مجریہ ۱۹۷۹ء) منسوخ کیا جاتا ہے۔

جدول اول

[دفعات ۲ ، ۳ دیکھیں]

اثاثے جن پر زکوٰۃ منبع پر لازماً وضع کر کے مرکزی زکوٰۃ فنڈ میں جمع کی جاتی ہے۔

نمبر شمار	اثاثے	تاریخ مالیت	شرح اور طریقہ جس پر زکوٰۃ کی رقم وضع کی جائے گی	تاریخ وضع	وضع کرنے والی ایجنسی
	۲	۳	۴	۵	۶
۱۔	سیونگز بینک کھاتے اور اس کی مانند کھاتے خواہ وہ کسی نام سے موسوم ہوں (غیر ملکی زر مبادلہ کے کھاتوں کے علاوہ) ان بینکوں میں جو پاکستان میں کاروبار کرتے ہیں ڈاکخانے، قومی بچت کے سنٹر اور مالیاتی ادارے جو ایسے حسابات رکھتے ہوں	جیسا کہ سال زکوٰۃ کے لیے ایڈمنسٹریٹر جنرل نے اعلان کیا ہو یکم رمضان	تاریخ مالیت کے شروع ہونے کے دن اس رقم کا جو کسی کھاتے کے حساب میں جمع ہے ۲½ فیصد (اگر کسی کھاتے کے حساب میں جمع رقم ایک ہزار روپیہ یا اس سے کم ہو تو اس میں سے کچھ بھی وضع نہیں کیا جائے گا۔)	جیسا کہ سال زکوٰۃ کے لیے ایڈمنسٹریٹر جنرل نے اعلان کیا ہو۔ یکم رمضان	بینک، دفتر، سنٹر یا ادارہ جیسا کہ صورت حال ہو جو حساب رکھتا ہے
۲۔	نوٹس ڈیپازٹ رسیدیں و حسابات اور فکسڈ ڈیپازٹ رسیدیں جن کی پختگی کی میعاد ۹ ماہ یا اس سے کم ہو اور اس کی مانند رسیدیں اور حسابات خواہ کسی نام سے موسوم	جیسا کہ سال زکوٰۃ کے لیے ایڈمنسٹریٹر جنرل نے اعلان کیا ہو۔	ہر سال زکوٰۃ میں تاریخ مالیت کے شروع ہونے کے دن کسی رسید کی ظاہراً مالیت کا یا اس رقم کا جو کسی کھاتے کے حساب میں جمع ہے ۲½ فیصد۔	تاریخ مالیت کے بعد وہ تاریخ جس پر پہلا منافع ادا کیا گیا ہو یا تاریخ بضاقی منافع جو بھی پہلے ہو اس صورت میں جب پہلا منافع واجب الادا زکوٰۃ کی رقم سے کم ہو تو منافع کی تمام رقم زکوٰۃ	بینک، دفتر، سنٹر یا ادارہ جیسا کہ صورت حال ہو جو رسید جاری کرتا ہے یا حساب رکھتا ہے اور جو منافع کی رقم کی ادائیگی کا ذمہ دار ہے

	ہوں (غیر ملکی زرمبادلہ کی رسیدوں اور کھاتوں کے علاوہ) جو پاکستان میں کاروبار کرنے والے بینکوں، ڈاکخانوں، قومی بچت کے مرکزوں اور مالیاتی اداروں کے پاس ہوں جو ایسی رسیدیں جاری کرتے ہیں یا ایسے حسابات رکھتے ہیں۔			میں مجرا کر لی جائے گی اور باقی ماندہ غیر وصول شدہ زکوٰۃ کی رقم آئندہ منافع کی بھنائی کے وقت مالیت بھنائی سے وضع کر لی جائے گی جیسا کہ صورت حال ہو۔	
۴	فکسڈ ڈیپازٹ رسیدیں (مندرجہ بالا نمبر ۲ میں مندرج کے علاوہ) حسابات اور اسی کی مانند رسیدیں اور حسابات (سوائے غیر ملکی زرمبادلہ کی رسیدوں اور حسابات کے)۔ اور سرٹیفکیٹ (مثلاً خاص ڈیپازٹ سرٹیفکیٹ) خواہ کسی نام سے موسوم ہوں جو پاکستان میں کاروبار کرنے والے بینکوں، ڈاکخانوں، قومی بچت کے مرکزوں اور مالیاتی اداروں کے جاری کردہ ہوں جن پر حامل کو منافع میعادی واجب الوصول ہو یا پیشگی سے پیشتر وصول کر لیا گیا ہو۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع واجب الادا ہو یا بھنائی، انفکاک، واپسی جو بھی پہلے ہو۔	ہر سال زکوٰۃ میں تاریخ مالیت کے شروع ہونے کے دن رسید یا سرٹیفکیٹ کی ظاہرا مالیت یا کسی کھاتے میں جمع شدہ رقم کا جیسا کہ صورت حال ہو ۲½ فیصد	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع ادا کیا جائے یا تاریخ بھنائی، انفکاک واپسی جو بھی پہلے ہو۔	بینک، دفتر، سنٹر یا ادارہ جیسا کہ صورت حال ہو جس نے رسید یا سرٹیفکیٹ جاری کیا ہو یا حساب رکھتا ہو اور منافع کی ادائیگی یا بھنائی، انفکاک، واپسی کا ذمہ دار ہو۔

۴۔	سیونگز/ڈپازٹ سرٹیفکیٹ (مثلاً ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ، نیشنل ڈپازٹ سرٹیفکیٹ) رسیدیں اور حسابات خواہ کسی نام سے موسوم ہوں، جو پاکستان میں کاروبار کرنے والے بینکوں، ڈاکخانوں، قومی بچت کے سنٹروں، مالیاتی اداروں قانون کے تحت قائم شدہ کارپوریشنوں اور کمپنیوں کے جاری کردہ یا ان کے پاس ہوں، جن پر حامل کو منافع بھگتی پر یا بھنائی کے وقت واجب الوصول ہو یا وصول کر لیا گیا ہو	تاریخ بھگتی یا بھنائی/واپسی جو بھی پہلے ہو۔	سرٹیفکیٹ یا رسید کی واجب الادا مالیت جیسا کہ صورت حال ہو بھگتی یا بھنائی/واپسی کی تاریخ پر مالیت کا یا کسی کھاتے میں جمع شدہ رقم کا ۲½ فیصد۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر بھگتی ادا کی گئی ہو یا بھنائی/واپسی لی گئی ہو جو بھی پہلے ہو۔	بینک دفتر، سنٹر یا ادارہ، کارپوریشن یا کمپنی جیسا کہ صورت حال ہو، جو منافع یا واپس لی گئی رقم یا انفاک سرٹیفکیٹ یا رسید کی بھنائی کی ادائیگی کا ذمہ دار ہو۔
۵	نیشنل انوسٹمنٹ (یونٹ) ٹرسٹ کے یونٹ۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع یا واپسی (SURRENDER) ادا کی گئی ہو جو بھی پہلے ہو۔	سال زکوٰۃ میں تاریخ مالیت کے دن مفروضہ دوبارہ خریداری کی قیمت پہلا منافع یا واپسی (SURRENDER) جو بھی پہلے مالیت کا ۲½ فیصد۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع واجب الادا ہو یا تاریخ واپسی (SURRENDER) ہو۔	نیشنل انوسٹمنٹ (یونٹ) ٹرسٹ کے ٹرسٹی یا مختار ایجنٹ جو یونٹوں پر منافع یا واپسی یا دوبارہ خریداری کی مالیت ادا کرتے ہوں۔
۶۔	آئی۔سی۔پی۔(م۔ح۔ذ) میوچل فنڈ سرٹیفکیٹ۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع واجب الادا ہو۔	سال زکوٰۃ میں تاریخ مالیت کے دن ظاہرہ مالیت کا یا کراچی اسٹاک ایکسچینج مارکیٹ کے بند بھاؤ کی بنیاد پر بازاری مالیت کا جو بھی کم ہو۔ ۲½ فیصد	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع ادا کیا گیا ہو۔	انوسٹمنٹ کارپوریشن آف پاکستان۔

۷	گورنمنٹ سیکورٹیز پرائز بانڈ (اور مندرجہ بالا ۱، ۲، ۳، ۴ میں مذکور سرٹیفکیٹ کے علاوہ) جن پر حاصل کو منافع میعاد/واجب الوصول ہوتا ہے۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع واجب الاداء ہو یا بھنائی/انفاک کی تاریخ جو بھی پہلے ہو۔	سال زکوٰۃ میں تاریخ مالیت گورنمنٹ سیکورٹیز کی ظاہرا قیمت کا ۲½ فیصد	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلے منافع کی ادائیگی کی جائے یا بھنائی/انفاق کی تاریخ جو بھی پہلے ہو۔	بینک، دفتر یا ادارہ جیسا کہ صورت حال ہو جو منافع کی ادائیگی یا سیکورٹی کی بھنائی یا واپسی کا ذمہ دار ہو۔
۸	سیکوریٹی المشمول قانون کے تحت قائم شدہ کارپوریشنوں یا کمپنیوں کے جاری کردہ حصص و تمسک (سوائے ان کے جو قانون کے تحت قائم شدہ کسی کارپوریشن یا کمپنی کی ملکیت ہوں اور دیگر جو مندرجہ بالا نمبر ۵، ۶، ۷ میں مذکور ہیں) جن پر منافع میعاد/یا بصورت دیگر واجب الاداء ہوا ور ادا کیا گیا ہو۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلا منافع واجب الاداء ہو یا بھنائی/انفاک کی تاریخ جو بھی پہلے ہو	اگر سٹاک ایکسچینج کی لسٹ پر ہو تو ہر سال زکوٰۃ میں تاریخ مالیت کے دن ادا شدہ مالیت کا یا کراچی صرافہ مارکیٹ کے بند بھاؤ کی بنیاد پر بازاری مالیت کا جو بھی کم ہو ۲½ فیصد۔ اگر سٹاک ایکسچینج کی لسٹ پر نہ ہو تو ہر سال زکوٰۃ میں تاریخ مالیت کے دن ادا شدہ مالیت کا ۲½ فیصد۔	سال زکوٰۃ میں وہ تاریخ جس پر پہلے منافع کی ادائیگی کی جائے یا بھنائی/انفاک کی تاریخ جو بھی پہلے ہو	کارپوریشن، کمپنی ادارہ جیسا کہ صورت حال ہو جو منافع کی ادائیگی یا سیکورٹی کی بھنائی یا واپسی کا ذمہ دار ہو۔
۹	اینوئیٹی	سال زکوٰۃ میں جس تاریخ پر اینوئیٹی کا منافع واجب الحصول ہو۔	ہر سال زکوٰۃ میں اینوئیٹی کے منافع یا کل رقم کا ۲½ فیصد یا مالیت واپسی (SURRENDER) کا ۲½ فیصد جیسا کہ صورت حال ہو	سال زکوٰۃ میں اینوئیٹی کے منافع یا واپسی (SURRENDER) مالیت کی تاریخ واپسی (SURRENDER) جو بھی پہلے ہو۔	انشور کرنے والا۔

۱۰	لائف انشورنس پالیسی	بختگی یا سروائیول (SERVIVAL) منافع کے واجب الوصول ہوتے کی تاریخ۔	مالیت بختگی یا سروائیول (SERVIVAL) منافع یا مالیت واپسی (SURRENDER) جیسا کہ صورت حال کا ۲½ فیصد	مالیت بختگی یا سروائیول (SERVIVAL) منافع یا مالیت واپسی (SURRENDER) کی ادائیگی کی تاریخ۔	انشور کرنے والے
۱۱	پراویڈنٹ فنڈ	مکمل ادائیگی کی تاریخ اور ناقابل واپسی ایڈوانس کی وصولی کی تاریخ جیسا کہ صورت حال ہو۔	ناقابل مکمل ادائیگی کی صورت میں اس رقم (آجر کی طرف سے واجب الادا رقم اور اس پر واجب الحصول منافع منہا کرکے) جو پراویڈنٹ فنڈ کے حصہ دار کے کھاتے میں مکمل ادائیگی کے وقت جمع ہو گا ۲½ فیصد ناقابل واپسی ایڈوانس کے حصول کی صورت میں ناقابل واپسی ایڈوانس کی رقم کا ۲½ فیصد۔	وہی تاریخ جو کالم نمبر ۳ میں دی گئی ہے۔	حاکم اعلیٰ۔ دفتر یا ادارہ جو فنڈ کے حسابات رکھتا ہو۔ اور ناقابل واپسی ایڈوانس یا میزانیہ کی مکمل ادائیگی کرتا ہو۔

نوٹ:- ۱۔ اس جدول میں مذکور کسی اثاثے کی مالیت سے منبع پر کٹوتی جو ۲½ فیصد سے زائد ہو، اس اثاثے کی بابت اسی سال زکوٰۃ کے دوران منہا کی جائے گی۔
۲۔ کسی مخصوص حالت میں اگر منبع پر زکوٰۃ کی کٹوتی کی رقم ایک روپیہ سے کم ہو تو وہ وضع نہیں کی جائے گی اور اگر ایک روپیہ سے زائد ہو اور اس میں روپیہ کا حصہ پچاس پیسے یا اس سے زائد شامل ہو تو زائد حصہ ایک روپیہ شمار ہو گا اور اگر زائد پچاس پیسے سے کم ہو تو شمار نہیں کیا جائے گا۔
۳۔ اس جدول میں نمبر شمار ۱ میں مذکور تاریخ مالیت اور تاریخ وضع کا اعلان ایڈمنسٹریٹر جنرل ایک ہی وقت میں کریں گے اور تاریخ وضع صرف بینکوں کے لیے نگوشی ایبل انسٹرومنٹس ایکٹ (۲۶ مجریہ ۱۸۸۱ء) کے تحت عام تعطیل تصور کی جائے گی لیکن ملازمین بینک کے لیے بینک کھلے رہیں گے۔

جدول دوم

[دفعات ۲، ۳ (۵) اور ۵ دیکھیں]

وہ مدات جن سے لازماً زکوٰۃ وضع نہیں کی جائے گی۔ لیکن جن پر ہر صاحب نصاب کے لئے متعلقہ نصاب کے مطابق خود تشخیص کی بنیاد پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ خواہ وہ زکوٰۃ فنڈ میں ادا کر دی جائے یا کسی ایسے فرد یا ادارے کو جو شریعت کے مطابق زکوٰۃ وصول کرنے کا مستحق ہے۔

نمبر شمار	مدات	خود تشخیص کی شرح اور بنیاد	تاریخ ما
۱	۲	۳	۴
۱	سونا چاندی۔ قیمتی دھاتیں جواہرات اور ان کی مصنوعات	تاریخ مالیت کے دن ان کی بازاری مالیت کا ۲½ فیصد۔	
۲۔	نقدی	تاریخ مالیت کے دن کل رقم کا ۲½ فیصد۔	
۳۔	انعامی بانڈز	تاریخ مالیت کے دن ان کی ظاہرہ مالیت کا ۲½ فیصد۔	
۴۔	رواں کھاتے، غیر ملکی زر مبادلہ کے کھاتے غیر مقامی روپیہ کے کھاتے، دیگر کھاتے سرٹیفکیٹ الرسیدیں، نیشنل انوسٹمنٹ (یونٹ) ٹرسٹ یونٹ۔ آئی سی پی میوچل فنڈ سرٹیفکیٹ، گورنمنٹ سیکورٹیز اینڈ لائف انشورنس پالیسیاں اور پراویڈنٹ کے جیزابنہ جس حد تک وہ جدول اول کے تحت لازماً زکوٰۃ کے موجب نہیں۔	تاریخ مالیت کے دن اثاثوں کی کل مالیت کا ۲½ فیصد۔	وہ تاریخ جو نصاب خود
۵۔	قابل وصول قرضے سوائے ان قرضوں کے جو بینکوں و دیگر مالیاتی اداروں قانون کے تحت قائم شدہ کارپوریشنوں اور کمپنیوں نے وصول کرنے ہوں۔	تاریخ مالیت کے دن قابل وصول قرضوں کی کل رقم کا ۲½ فیصد۔	
۶۔	سیکورٹیز بشمول حصص اور تمسکات جس حد تک وہ جدول اول کے تحت لازماً زکوٰۃ کے موجب نہیں۔	اگر سٹاک ایکسچینج کی لسٹ پر ہوں تو تاریخ مالیت کے دن بازاری قیمت (یعنی کراچی صرافہ بازار کے تبد بھاؤ) کا ۲½ فیصد	

Scanned with CamScanner

	اگر سٹاک ایکسچینج کی لسٹ پر نہ ہو تو تاریخ مالیت کے دن ادا شدہ مالیت کا ۲½ فیصد	
(۷) سامان تجارت ـ	تاریخ مالیت پر	
(الف) کاروباری ادارے (بشمول غیر منقولہ جائداد کا کاروبار کرنے والے)	اصل قیمت یا صاحب نصاب کی صوابدید میں بازاری مالیت کا ۲½ فیصد ـ	سالانہ حساب بند کرنے کی تاریخ
(ب) صنعتی ادارے	تاریخ مالیت پر ... قیمت یا صاحب نصاب کی صوابدید میں خام مال اور تیار مال کی مالیت کا ۲½ فیصد ـ	
( ) معدنی پیداوار	تاریخ مالیت پر کھودی گئی معدنیات کی بازاری مالیت کا ۵ فیصد ـ	تاریخ فروخت
(۹) زرعی پیداوار (بشمول باغات و جنگلات کے)		
(الف) پٹہ دار کا حصہ ـ	(i) تاریخ مالیت پر بارانی علاقوں میں پیداوار کا ۱۰ فیصد (ii) ـ تاریخ مالیت پر غیر بارانی علاقوں میں پیداوار کا ۵ فیصد	وہ تاریخ یا تاریخیں جو مقرر کی جائیں یا جن کا ایڈمنسٹریٹر جنرل یا چیف ایڈمنسٹریٹر اعلان کریں ـ
ب ـ پٹے دار کے حصے کے علاوہ	تاریخ مالیت پر بارانی علاقوں میں لازمی ۵ فیصد کے علاوہ ۵ فیصد ـ	

۱۰ ـ مویشی (چراگاہوں پر مفت چرنے والے)		
(الف) بھیڑ، بکری	تاریخ مالیت پر —— (i) ایک تا ۳۹ تک تعداد کے مالک کیلیے —— کچھ نہیں (ii) ۴۰ تا ۱۲۰ تک تعداد کے مالک کیلیے —— ایک بھیڑ یا بکری (iii) ۱۲۱ تا ۲۰۰ تک تعداد کے مالک کیلیے —— دو بھیڑیں یا بکریاں (iv) ۲۰۱ تا ۴۰۰ تک تعداد کے مالک کیلیے —— تین بھیڑیں یا بکریاں (v) ۴۰۰ سے اوپر ہر زائد پورے ۱۰۰ کے مالک کیلیے ایک بھیڑ یا بکری	وہ تاریخ یا تاریخیں جو مقرر کی جائیں یا جن کا ایڈمنسٹریٹر جنرل یا چیف ایڈمنسٹریٹر اعلان کریں ـ

(ب) گائے، بھینس۔

تاریخ مالیت پر——

(i) ایک تا ۲۹ تک تعداد کے مالک کیلیے —— کچھ نہیں

(ii) ۳۰ تا ۳۹ تک تعداد کے مالک کیلیے —— ایک یک سالہ بچھڑا

(iii) ۴۰ تا ۵۹ تک تعداد کے مالک کیلیے —— دو یک سالہ بچھڑے

(iv) ۶۰ تک تعداد کے مالک کیلیے اور اس سے زائد ہر ۱۰ کے مالک کیلیے۔ ایک سالہ بچھڑا ہر ۳۰ کیلیے اور دو یک سالہ بچھڑے ہر ۴۰ کیلیے

وہ تاریخ یا تاریخیں جو مقرر کی جائیں۔ یا جن کا ایڈمنسٹریٹر جنرل یا چیف ایڈمنسٹریٹر اعلان کریں۔

(ج) اونٹ

تاریخ مالیت پر——

(i) ایک تا ۴ تک تعداد کے مالک کے لیے —— کچھ نہیں

(ii) ۵ تا ۲۴ تک تعداد کے مالک کے لیے —— ایک اونٹ

(iii) ۲۵ تا ۳۵ تک تعداد کے مالک کے لیے —— ایک اونٹنی ایک سال تا دو سال کی عمر کی۔

(iv) ۳۶ تا ۴۵ تک تعداد کے مالک کے لیے —— ایک اونٹنی دو سال تا تین سال کی عمر کی وعلیٰ ہذا القیاس۔

۱۱	مچھلی و دیگر آبی شکار سوائے ان کے جو فرسودہ طریقہ سے پکڑی گئی ہوں۔	تاریخ مالیت پر مالیت کا ۲½ فیصد	تاریخ فروخت
۱۲	دولت اور مالیاتی اثاثے علاوہ ان کے جنکی فہرست جدولوں میں دی گئی ہے جنپر از روئے شریعت زکوٰۃ واجب الادا ہے۔	از روئے شریعت	وہ تاریخ جو صاحب نصاب خود مقرر کرے۔

پرنٹرز۔ اگور پریس لاہور